صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 4 مارچ 2014ء بمطابق 2 جمادی الاول 1435 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَO إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔

(ترجمہ): اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو وہ دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو۔ کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بہت ہی اہم بات کرنا چاہتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر؟ میڈم! کوشش کریں کہ ذرا جلدی بات ہو کیونکہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ٹھیک ہے سر، صرف ایک سیکنڈ کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! کچھ دنوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ ایک مظلوم خاتون ہے اور وہ جگہ بہ جگہ کیمپ لگا کہ بیٹھی ہوئی ہے، آج اسمبلی کے باہر بیٹھی ہے اپنے بچوں کے ساتھ، اور وہ Mentally طور پر بالکل پاگل پن کی حد تک ہے۔ یہ اس کی فائل ہے جو کہ اس کے بھائی نے مجھے دی ہے، اس کا سسر جو ہے، اس نے اس کو جنسی تشدد کا اتنا نشانہ بنایا، اس کو تو قید ہو گئی وہ تو کورٹ نے اس کے ساتھ جو انصاف کرنا تھا، جو فیصلہ کرنا تھا، وہ ہو گیا لیکن وہ Mentally طور پر بالکل یعنی ایسی ہے کہ نہ وہ بچوں کو دیکھ سکتی ہے اور وہ جگہ جگہ پر کبھی پریس کلب کے سامنے بیٹھتی ہے، جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ معلوم ہے کہ ہاؤس میں ہم سب لوگ یہاں پر انسانیت کی بات کرنے آتے ہیں، پارٹی سے بالاتر بات، جب سیاست ہوتی ہے تو وہ سیاست ہوتی ہے، جب انسانیت کی بات کرتے ہیں تو اس میں ہم آپ سب لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! یہ میں فائل آپ کو بھجوا رہی ہوں، آپ ہیلتھ منسٹر صاحب کو اگر ہدایات کر لیں کہ اگر یہ اس مظلوم عورت کا علاج سرکاری طور پر ہو سکے تاکہ وہ ٹھیک ہو کر، یہ بنوں سے Belong کرتی ہے اور یہ 2011 میں یہ واقعہ پیش آیا تھا، جناب سپیکر! اگر سرکاری علاج پر اس کی Treatment ہو جائے تو میں آپ کی بہت زیادہ مشکور ہو نگی جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Okay, Thank you ji۔ یہ بخت بیدار صاحب کے کوسچنز پہلے میں لے لیتا ہوں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج کی جو فہرست کارروائی ہے، اس میں آئٹم نمبر 5 میں جو ڈیبیٹ رکھی ہے، وہ صوبے میں جاری لوڈ شیڈنگ اور اس کے خاتمے کیلئے اٹھائے گئے حکومتی اقدامات پر بحث کے بارے میں، اس میں میرے خیال میں ہم سے جو پہلے سے جاری پولیو کے حوالے سے جو پوائنٹ ہے، وہ رہ گیا ہے، کل جو ایجوکیشن ایمر جنسی پر بات ہوئی تھی تو میرا خیال ہے جناب سپیکر! اس وقت Impression میں تھے کہ شاید دونوں پوائنٹس کو اکٹھے بولیں گے لیکن اس پر بعد میں انہوں نے خود ہی کہا کہ آج Exclusively ایجوکیشن ایمر جنسی پر بات کرتے ہیں، یہ بہت اہم نکتہ ہے، اگر آج ایجنڈے پر نہیں بھی آتا سر، تو ہمیں کل اس کو ضرور لانا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس پر بات کرینگے ان شاءاللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 1074، مسٹر بخت بیدار صاحب، پلیز۔

جناب بخت بیدار: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ داخو ما سره کوئسچن نمبر 1076 دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 1074 ، ستاسو نه مخکښې مظفر سید صاحب دے خو چونکه د منسټر صاحب څه مجبوری ده نو تاسو لږ دغه کوؤ ، تاسو ته بیا ټائم درکوؤ جی۔ جی تاسو خپل کوئسچن دغه کړئ جی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! محکمې خو د (ب) پورې جواب ټهیک ورکړے دے خو (ج) ته که تاسو وګورئ مختلف ټائم په ټائم باندې دې ته فنډونه جاری شوی دی خو ترا وسه پورې هغه کار پورا شوے نه دے او د کار قیمت یو په دوه نور سیوا کیږی او دویم چې کوم بل زما جزوی سوال دے ، هغه دا چې سوئی ګیس ته مونږ اجازت نه دے ورکړے چې ته دا روډ اوکنه او مونږ ته ئے Payment نه دے کړے نو چې دا روډ ولې اوکنسلتے شو، د دې غفلت ولې اوشو؟ آیا د دې روډ څوک دیکھ بال والا محکمه نه وه او که وه نو هغوی څه کول؟

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): جناب سپیکر صاحب! ستا سو توجه دې کورم طرف ته را گرځوم، جناب! کورم پورا نه دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم، کاؤنٹنگ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر بخت بیدار خان، پلیز جاری رکھیں۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ نو زه د دې دواړو خبرو د منسټر صاحب نه ستا سو په توسط سره خبره کوم چې دا کوئسچن د کمیټی ته حواله شی چې په دیکښې پورا انکوائری اوشی چې دا ټائم په ټائم فنډ ریلیز شوے دے، په هغې کښې کارپه ټائم ولې نه دے شوے؟ دویم دا چې سوئی گیس چې کله دا ځائې کنستلو، دا روډ ئے کنستلو نو د دې روډ دا عمله چرته تلې وه چې اوس دوئ وائی مونږ ئے ټهیک کوؤ، دا پیسې ولې خرابې شوې او د دې سوئی گیس نه تپوس ولې نه دے شوے؟ لهذا دا سوال چې کوم دے، دا پخپله دا غواړی چې یره پورا چهان بین اوشی او کمیټی ته لاړ شی۔ مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر عنایت اللہ خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر، میرے پاس ریکارڈ پر ان کا جو سوال ہے، اس کے اندر ویسے سوئی گیس والے پورشن کا تو ذکر نہیں ہے، اب یہ معلوم کرنا ہوگا کہ سوئی گیس والوں کی یہ جو کھدائی ہے، وہ کہاں ہوئی ہے؟ یہ این ایچ اے کے روڈ پر ہوئی ہے یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا روڈ ہے یا ورکس اینڈ سروسز کا روڈ ہے، لیکن اس سوال کے اندر اس کا ذکر نہیں ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ فریش کوسچن ہے، اس پر اگر یہ فریش کوسچن لائیں، کال اٹنشن نوٹس لائیں تو اس پر جواب دیا جاسکتا ہے، متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے انفارمیشن Collect کرکے ان کو جواب دیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک ان کا یہ تعلق ہے کہ ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے تو ان کو ان سکیموں کی تفصیل دی گئی ہے کہ جو سکیمیں پچھلے سال 13-2012 میں ہوئی ہیں اور ان کو یہ بھی بتادیا گیا ہے کہ نئے سال کیلئے کوئی ڈیویلپمنٹ فنڈ ابھی تک ریلیز نہیں ہوا ہے لیکن ایس ایم سی کی اپنی انکم اتنی نہیں ہے کہ اس میں سے ڈیویلپمنٹ فنڈ لگایا جاسکے اور جو پی ایف سی کی مد میں ریلیز ہونا تھا، وہ اب In process ہے، وہ ریلیز ہو جائیگا۔ تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سوال کو کمیٹی میں بھیجنے کی اتنی وہ نہیں ہے،

اگر معزز ممبر صاحب کو یہ شک ہے اور انکی انفارمیشن اور نالج میں یہ ہے کہ یہ کام نہیں ہوئے ہیں، یہ انفارمیشن مجھے وہاں سے جو متعلقہ کمیٹی کے سی ایم او ہیں، اس نے بھیجی ہیں، اس کو 'ری چیک' کرینگے، ڈبل چیک کرینگے، یہاں سے کوئی ٹیم بھیجیں گے، پراونشل لیول کی ٹیم بھیجیں گے اور 'آن گراونڈ' ٹیمیں چیک کریں گی کہ یہ ہوئی ہیں کہ نہیں ہوئی ہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجنے کی ویسے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: ډیره شکریه. دا سوال چې کوم دے، دا ما او مظفر سید دواړو کړے دے په منسټرصاحب باندې، مظفر سید به هم زما ملګرتیا کوی ان شاءالله او اپوزیشن به هم زما ملګرتیا کوی. خبره داسې ده جی چې په دیکښې ټائم په ټائم فنډ ریلیز شوے دے، د هغې پته نه لګی. دویمه دا چې دے وائی چې ما این او سی نه ده ورکړې سوئی ګیس محکمې ته، نو دا روډ ولې کنسټلے شوے دے او دے وائی چې زه برابروم، ولې برابروی؟ دا ضروری خبره ده چې دا سوال کمیټئ ته لاړ شی او صحیح د دې چهان بین اوشی چې دا پیسې غلطې ولې استعمال شوې، ولې غلط کار اوشو؟ داسې که هر ډیپارټمنټ خپله من مانی شروع کړی نو بیا خو به مطلب دا دے چې دلته کښې زمونږ هغه د دغه خبره څه سوال نشته.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات: Now, in this Question، اس کوئسچن میں سوئی گیس کا ذکر ہی نہیں، آپ خود اس کو Readout کریں، سوال نمبر 1074 میں سوئی گیس کا آپ کے حوالے سے کوئی کوئسچن نہیں ہے اس لئے میں معزز ممبر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس حوالے سے فریش کوئسچن لے آئیں اور ہم آگے انفارمیشن Collect کریں گے۔ اصل میں میں اس وقت اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ سوئی گیس کی کھدائی کس روڈ پر ہورہی ہے اور این ایچ اے کا روڈ ہے، خیبر پختونخوا ہائی وے اتھارٹی کا روڈ ہے، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا روڈ ہے یا کہیں اور، یہ سوال سی اینڈ ڈبلیو سے ہے، میرے خیال میں یہ کہیں اور ہے، یہ جو بخت بیدار خان کا کوئسچن ہے، اس کوئسچن کے اندر اس کا ذکر نہیں ہے جس کوئسچن پر بخت بیدار خان۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! میرے خیال میں منسٹر صاحب بات ٹھیک کر رہے ہیں، عارف یوسف بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! دا تاسو گورئ کوئسچن نمبر1076، زه خو د حکومت نه لکه تپوس کوم، زما د دې سره څه کار نشته دے چې ما له لوکل باډیز جواب راکوی که ما له محکمه تعمیرات جواب راکوی، دے چې پاڅي As Minister پاڅي، د حکومت د نمائنده په حیثیت پاڅي، ما دا تپوس کړے دے چې "مذکورہ روڈ پر سوئی گیس کی پائپ لائن کی کھدائی کیلئے این او سی دی گئی، اگر نہیں تو مذکورہ روڈ پر کھدائی کس کی اجازت سے ہوئی؟"۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 1074 ؟

جناب بخت بیدار: 1076۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 1076 نه دے Call کنه جی، هغه خو۔

جناب بخت بیدار: نو 1074 ما له راغلے نه دے جی، ستاسو ما له نه دے راکړے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو کوئسچن جی 1074 کنه جی۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: 1076۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 1076 نه دے Call کنه جی۔

جناب بخت بیدار: نو 1074 ما له راغلے نه دے جی، ستاسو نه ما له نه دے راغلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو کوئسچن جی 1074 کنه۔

جناب بخت بیدار: او دا، دا هم ډیر، 1074 دا خو ډیر ښکلے، مهربانی، ډیره مهربانی (قہقہے اور تالیاں) دا تاسو جی 1076 مخکښې لیکلے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی بات نہیں جی، کوئی بات نہیں جی، 1074 پہ آئیں جی۔

* 1074 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چکدرہ دیر لوئر میں ٹی ایم اے نے گزشتہ سال ٹرانسپورٹ اڈہ ٹھیکہ پر دیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے چکدرہ دیر لوئر نے امسال بھی مذکورہ اڈہ ٹھیکہ پر دیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ سال اور امسال کا ٹھیکہ کس کس ٹھیکیدار کو کتنی کتنی رقم پر دیا گیا اور یہ رقم کہاں کہاں اور کس کس منصوبے پر خرچ کی گئی، نیز ترقیاتی منصوبوں کیلئے کتنی رقم باقی ہے نان ڈیولپمنٹ کیلئے کتنی رقم ہے، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، امسال مذکورہ اڈہ کی نیلامی کیلئے پچیس بار اخبارات میں بذریعہ ڈائریکٹر انفارمیشن مشتہری کے باوجود کوئی بھی ٹھیکیدار لینے میں دلچسپی نہیں لے رہا جس کی وجہ سے مذکورہ اڈہ محکمانہ طور پر چلایا جارہا ہے اور تاحال محکمانہ وصولی کی جارہی ہے۔

(ج) گزشتہ اور اس سال اڈہ کے ٹھیکے کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	نام ٹھیکیدار	رقم	کیفیت
1۔	2012-13	سید باچا	26, 50,000/. روپے	....
2	2013-14	----	17,41,100/. روپیہ	محکمانہ وصولی کی جارہی ہے اور مذکورہ رقم 31/1/2014 تک وصول کی گئی ہے۔

اڈہ مذکورہ سے حاصل ہونے والی آمدن بجٹ میں مختص مختلف مدات مثلاً عملہ کی تنخواہوں، پنشن، سینی ٹیشن، فائر بریگیڈ وغیرہ پر خرچ کی جاتی ہے۔ ٹی ایم اے چکدرہ نے اپنے بجٹ میں سال 2013-14 کیلئے مبلغ 36,00,000/. روپے ترقیاتی منصوبوں کیلئے مختص کئے ہیں جو کہ صوبائی حکومت کی ہدایات کے مطابق ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کئے جائیں گے، تاہم ابھی تک محکمہ خزانہ کی طرف سے اس مد میں کوئی بھی رقم جاری نہیں کی گئی ہے۔ اس طرح گزشتہ سال اور اس سال کے ترقیاتی و غیر ترقیاتی اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	ترقیاتی اخراجات	غیر ترقیاتی اخراجات
1	2012-13	36,00,000/. روپے	68,31,279 روپے
2	2013-14	36,00,000/. روپے	1,11,02,000/. روپے

DETAIL OF DEVELOMPMENTAL EXPENDITURE OUT OF LORRY ADDA INCOME CHAKDARA, 2012-13.

S.No	Name of scheme	Cost
1.	PCC Road,AmirAbad Chakdara	0.50.million
2	PCC Road,near Timber Market Chakdara	0.50 million
3	PCC Road Raza Khan Tehsildar Korona,Koza Shewa, Tendodag.	0.50 million
4	PCC Road, Amir Ullah Khan Korona Koza Shewa,Tazagram	0.50 million
5	PCC Road.Culvert Talu Shah Azadand	0.50 million
6	Costruction of Dangawal / retaining wall / pipe culverts Dheri to Azadan	0.50 million
7	Wss union Council Azadan to Tazagram	0.40 million
8	WSS Union Council Khanpur	0.20 million
	Total	3.60 million

جناب بخت بیدار: ما دا تپوس کړے دے چې چکدرې اډه چې زما په حلقه کښې ده، دا تیر کال په څو تلې وه؟ او سخکال په څو تلې ده؟ ده دا لیکل کړی دی، ما ته ئے جواب را کړے دے چې دا تیر کال په 26 لاکھ Something څه پیسو باندې تلې وه او دا اوس مونږ. لګیا یو ډیپارټمنټل ریکوری کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب! خلق لګیا دے ترقی کوی، ټرانسپورټ زیات شوے دے، آبادی، پاپولیشن سیوا شوے دے، دے تر ننه پورې دا بنائی درې میاشتې جون ته پاتې دی، دے 17 روپئ ما ته بنائی Expenditure، دا ریکوری۔ د هغې نه علاوه دے ما ته دا نه بنائی چې بهئی په دیکښې ما تپوس کړے وو چې ترقیاتی فنډ څومره دے او غیر ترقیاتی څومره دے؟ نو په هغې کښې دے هم ما ته دغه نه بنائی چې یره ترقیاتی څومره دے او غیر ترقیاتی څومره دے؟ بیا دے ما له جواب راکوی په غیر ترقیاتی چې هلته فائر بریګیډ دے، په فائر بریګیډ کښې نه ډرائیور شته، نه Cleaner شته، نه بل څه شته نو زه وایم چې دا غیر ترقیاتی خرچ دے په څه بهٔ ئے خرچ کوی؟ ما ته د د هغې ډیټیل راکړی ګنی دا سوال د کمیټئی ته اولیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر، ڈیٹیلز ان کو Provide کی جاسکتی ہیں، کمیٹی کو ریفر کرنے کے بغیر بھی ان کو Provide کی جاسکتی ہیں، پورے ہاؤس کو بھی Provide کی جاسکتی ہیں اور ویسے میں اس مسئلے کے اندر ان سے تعاون مانگوں گا۔ اس میں I am very open، سچی بات یہ ہے کہ یہ اڈے کا مسئلہ ہے،

میں اس کو Further explain کروں۔ یہ Basically اس کیلئے کوئی جگہ نہیں تھی، ایک آدمی نے اپنی زمین دی اور اس کو Developed کیا گیا لیکن وہاں Local Politics ایسی ہے کہ اس میں لوگ ان کو شفٹ نہیں ہونے دے رہے تھے، وہ آدمی بار بار میرے پاس آیا اور اس میں اڈہ شفٹ نہیں ہوا، یعنی میں نے Physically نہیں دیکھا ہے کہ وجہ کیا تھی؟ وہ شہر سے زیادہ دور تھا یا لوکل Politics تھی، مجھے یہ تفصیل نہیں معلوم، کیونکہ میں نے Physically نہیں دیکھا ہے۔ اس میں لوگ شفٹ نہیں ہوئے تو اس بندے نے درخواست دی کہ بھئی میں نے آپ کیلئے جگہ Developed کی ہے اور آپ اس میں اڈہ شفٹ نہیں کر رہے تو اس کو آپ کینسل کریں۔ تو ہم نے اس کی اس بات سے Agree کیا، سچی بات یہ ہے کہ اس وقت اڈے کیلئے کوئی مناسب جگہ نہیں ہے اور اس وجہ سے اس کو بار بار اس طرح، سوال کے اندر لکھا گیا ہے کہ اس کو بار بار اشتہار میں دیا جاتا ہے، لوگ اس کو لینے کیلئے نہیں آتے ہیں، اس میں ہمیں منسٹر صاحب جو ہمارے 'فارمر' منسٹر صاحب ہیں، ایم پی اے صاحب ہیں، وہ Helpout کریں، وہ جس طرح کہتے ہیں، ہم ان کے ساتھ Helpout کریں گے۔ وہ جگہ کی نشاندہی کرتے ہیں تو ہم دوبارہ اشتہار دے دیتے ہیں، ان کے تھرو اگر کوئی آجاتا ہے لیکن مطلب مسلسل ہم دے رہے ہیں، کوئی آ نہیں رہا ہے اس لئے کہ وہاں اڈے کیلئے کوئی جگہ پراپر نہیں ہے، کوئی پراپر جگہ نہیں ہے۔ جس جگہ کو Developed کیا گیا تھا، وہاں Shifting نہیں ہوئی، یعنی مجھے ڈیٹیلز نہیں معلوم Physically، وہ دور ہے یا، لیکن یہ سیچویشن ہے۔ اس میں چونکہ یہ وہاں کے لوکل ایم پی اے ہیں، یہ جو میرے ساتھ تعاون کریں گے، یہ جو مشورہ دیں گے، سچی بات یہ ہے کہ میں اس کو Resolve کرنا چاہتا ہوں اس مسئلے کو، تو میں ان سے Help میں ان سے کوآپریشن کروں گا، بلکہ یہ میرے ساتھ، میرے ساتھ ان کا تعاون ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بخت بیدار صاحب، پلیز۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! خبره ډیره اسانه ده، دا زما دا سوال د دے کمیټئی ته ریفر کړی، هلته به دودھ دودھ شی پانی به پانی به شی۔ چې دوئ په مخه وائی چې مونږ رشوت ختموؤ، مونږ غبن ختموؤ، نو ته پخپله دې خبرې ته سوچ اوکړه چې تیر کال ماله چھبیس لاکھ روپئ څه د پاسه کوی، ساړهې چھبیس لاکھ او دا کال ما ته 17 لاکھ پکار ده چې دا دوچند شی، درې چند شی۔ دا د

اخبار ایډورټائزمنټ یا څه چې دی، دې منسټر صاحب ته ستاسو په Through باندې زه یو ځل بیا، ما بار بار ریکویسټ کړے دے چې کله منتخب ایم پی اے شوے یم چې ستا دا تی ایم او چې کوم دے، دا پورا کرپټ دے، پورا مسئله ده، مهربانی اوکړه د دې نه دا علاقه خلاصه کړه۔ نو دا زه مجبور شوم اسمبلئ ته ما دا کوئسچن راوړو۔ که زما په هغه ټائم، نن د ما ته دا Surety، دا سوال د اولیږی هغه کمیټئ ته او د هغه تی ایم او خلاف د کارروائی اوشی چې چا غبن کړے دے، زه به هله مطلب د خپلې خبرې نه قلاریږم ګنی دا سوال Put دے ایوان ته ستاسو په توسط باندې او ووټنګ د پاره۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر، میں ان کے ساتھ، یعنی کمیٹی میں جانے میں مجھے کوئی وہ نہیں ہے، میں کسی کرپٹ آدمی کو کیوں، اگر ان کی نظر میں ان کے ساتھ Proofs ہیں، میں کسی کرپٹ آدمی کو کیوں Protect کروں؟ لیکن میرے خیال میں اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کرپٹ ہے، Formally یہ ڈیپارٹمنٹ کو ان کے خلاف کارروائی کیلئے اپنی طرف سے ایک لکھ دیں اور اس پہ انکوائری ٹیم بھیجی جائے گی جس میں ان سے Consult کیا جائے گا اور اگر ان کے Evidences اور Proofs ہیں تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میری اپنی Understanding یہ ہے کہ مناسب یہی طریقہ رہے گا لیکن اگر یہ چاہتے ہیں کہ کمیٹی کے پاس جائے تو مجھے اس میں بھی کوئی وہ نہیں ہے، (تالیاں) میں اس میں ان کے ساتھ وہ نہیں کرتا، اختلاف نہیں کرتا، کمیٹی میں چلا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بخت بیدار صاحب! انکوائری اوکړو که کمیټئ ته ئے اولیږو؟

جناب بخت بیدار: کمیټئ ته جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 1074, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applause)

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر ہے 1077۔ جی Next، مفتی فضل غفور صاحب۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب! یہ کوئسچن رہ گیا ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! میں نے پہلے بھی عرض کیا، منسٹر موصوف صاحب کہیں ایمرجنسی میں ضروری کام کیلئے، اس کوئسچن کو پھر بعد میں لیتے ہیں جی۔

* 1077 _ مولانا مفتی فضل غفور صاحب: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 13-2012 کے دوران محکمہ بلدیات کے ذریعے صوبہ کے مختلف اضلاع میں ترقیاتی کام ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں بعض سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور بعض سکیمیں نامکمل ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ہر ضلع میں مکمل و نامکمل سکیموں کی تفصیلات اور ہر سکیم کیلئے مختص شدہ فنڈ کی اب تک کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مالی سال 13-2012 کے دوران جن سکیموں پر عمل کیا گیا اسکی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ دا ما چې کوم سوال کړے دے جی، نو د محکمه بلدیات سره Related چې څومره Running schemes دی، د هغې د پراګریس Show کولو او د هغې د Cost د بنودلو، د هغې ما سوال کړے دے۔ جواب چې ما ته کوم راغلے دے جناب سپیکر، نو هغه نامکمل دے، زه به For example صرف خپله ضلع واخلم چې د سوونو نه سیوا سکیمونه زما په ضلع کښې د بلدیاتو سره Related چې کوم دے نو هغه په Running schemes کښې دی، په Running حالت کښې دی خو د هغې د یو سکیم هم ما ته جواب نه دے راغلے، نه د هغې څه Progress show شوے دے او نه د هغې نشاندهي شوې ده چې دا څومره سکیمونه روان دی او څومره حده پورې دا کمپلیټ شوی دی او څومره دا نامکمل دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ صاحب۔

وزیر بلدیات: ویسے میں نے اس کیلئے، میں نے ایک Decision کیا ہوا ہے اس پہ۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب کچھ اسی سے Related کوئی کوسچن کرنا چاہتے ہیں جی۔

وزیر بلدیات: جی ٹھیک ہے، وہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، یہ جو انہوں نے تفصیل مانگی ہے، جو کام مکمل ہوئے ہیں یا نامکمل ہیں، پورے صوبے کے حوالے سے، تو جو محکمے نے تفصیل دی ہے، اس میں ایبٹ آباد کے حوالے سے جن سکیموں کا ذکر کیا گیا ہے، جناب سپیکر صاحب! 2013 میں میں خود ایم پی اے تھا، میں اپنے حلقے کی بات کروں گا، میرے حلقے کی کوئی چھ سات سکیمیں اس تفصیل میں دی گئی ہیں، تو موقع کے اوپر تو یہ جو جگہیں انہوں نے دی ہیں، اس پر کسی جگہ بھی کوئی سکیم نہیں دیکھی ہے، نہ کوئی سکیم مکمل ہوئی ہے اور نہ نامکمل ہے، تو میں یہ بھی سفارش کروں گا کہ جی یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور ہم سب ڈسٹرکٹ کے لوگ بیٹھ کر ان سکیموں کو دیکھیں کہ یہ کدھر ان کے اوپر پیسے لگائے گئے ہیں؟ ہمیں تو کسی جگہ یہ سکیم مکمل بلکہ کوئی پیسہ بھی وہاں پہ منظور نہیں ہوا ہے اور اگر منظور ہوتا تو ہمیں پتہ ہوتا۔ منسٹر صاحب یہ ذرا اس کی وضاحت کر دیں اور یہ کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان۔

وزیر بلدیات: سر، ویسے میں نے اس پہ ایک Decision کیا ہوا ہے، اس سوال کو دیکھتے ہوئے پھر میں نے خود بھی ایک Decision کیا ہوا ہے اور میرا خیال تھا، یہ تو انہوں نے نشاندہی کی ہے کہ یہ سکیمیں نامکمل ہیں، نلوٹھا صاحب نے نشاندہی کی ہے کہ یہ انفارمیشن ٹھیک نہیں ہے لیکن ان کو سننے سے پہلے بھی میں نے یہ Decision کیا تھا، میں ان کے سامنے وہ رکھونگا، اگر یہ اس پہ مطمئن ہوتے ہیں تو میں ریکویسٹ کروں گا اور وہ میرے لوگ ان کے ساتھ Consultation بھی کریں گے، میں Physical verification کیلئے ٹیمیں بھیجنا چاہتا ہوں، یہ جو سکیمیں ہیں، یہاں جو ڈیٹیلز آئی ہیں، میرا ارادہ ہے کہ میں Physical verification کیلئے اپنی لوکل گورنمنٹ کی ٹیمیں بھیجوں اور وہ اپنے جہاں جہاں متعلقہ ایم پی ایز ہیں، مفتی فضل غفور صاحب سے بھی Consultation کریں، نلوٹھا صاحب سے بھی کریں اور ایوان کے اندر دوسرے بھی جن ایم پی ایز کو اس کے اوپر شک ہے کہ ہمارے ہاں سکیمیں ریکارڈ پہ موجود ہیں، وہ کمپلیٹ نہیں ہوئی ہیں تو اس پہ میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تعاون دینے کیلئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: د سکیمونو تفصیلات نشته دے نو دوئ به د Physical situation checkup د پاره به خپل تیم لیږی، مونږ خو غوښتلی وو دلته د ډیپارټمنټ نه چې مونږ ته پراګریس راا ولیږئ، سکیمونو نومونه راته او ښائی، په کوم کوم ځائې کښې څومره فیصده کمپلیټ دی، څومره نامکمل دی، ولې نامکمل دی؟ نو زه خو افسوس سره دا خبره کوم جی، یو ډیپارټمنټ ولې داسې د غیر ذمه داریٔ مظاهره کوی؟ مونږ خو دغه یو لار ده چې خپلو معلوماتو د پاره کوئسچن ورا ولیږو او بیا په هغې کښې جناب سپیکر! دا په مخکښې ورځو کښې دا په بزنس باندې راغے، په هغه ورځ باندې دا پاتې شو خو هغې کښې لا Reply نه دے ورته لیکلی وو حالانکه رولز دا دی چې دس دن کښې به د ننه د ننه ډیپارټمنټ په دې Bound دے چې دے به جواب ورکوی هاؤس ته، زما خیال باندې دا موزوں نه ده۔ not received

وزیر بلدیات: ڈیٹیلز موجود ہیں، ویسے میں نہیں سمجھتا کہ مفتی صاحب کے کوئسچن میں یہ Missing ہو گی لیکن باقی ایم پی ایز ساری ڈیٹیلز چیک کریں، سکیمز ان کی موجود ہیں، وہ دی گئی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان کے سامنے جو سوال ہے، اس کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ لیکن ڈیٹیلز موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈیٹیلز تو مفتی صاحب! موجود ہیں، آپ چیک کریں۔

وزیر بلدیات: اگر ان ڈیٹیلز کے اندر ان کو شک ہے تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کیلئے Physical verification کرتے ہیں اور وہ بھی ان کی Consultation سے کریں گے، یعنی میری جو ٹیم جائے گی، وہ ان کے ساتھ Consultation کرے گی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، جی۔

وزیر بلدیات: یا یہ مفتی صاحب ان ڈیٹیلز کا مطالعہ کریں، اس کے اندر اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو بعد میں میں اور یہ مل سکتے ہیں، مطلب دوبارہ یہ اس ایوان کے اندر اس کو اٹھا سکتے ہیں۔ تو یہ ڈیٹیلز اس وقت موجود ہیں، شاید انہوں نے پڑھی نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! ڈیٹیلز بالکل موجود ہیں، آپ دیکھ لیں، چیک کریں، یہی۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: جي ما سره شته دے ، ډیټیل ما سره شته دے خو په دې د هر سکیم نشاندهی د هغې د پراګریس، زما په ضلع کښې جي زه د خپلې ضلعې خبره درته کوم، د سو نه Above سکیمونه هغه په Running کښې دی، کوم دی ما ته دیکښې یو یو سکیم کوم ځائې بنودل شوے دے ؟ دا خو د اے ډی پی نه جي د سکیمونو نمبرې راغستې دی او د دې سکیم د پاره دومره پیسې مختص دی او جزوی طور، مکمل او جزوی طور نامکمل۔ بس دغه جواب ئے ورسره مخې ته لیکلے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت۔

وزیر بلدیات: مفتی صاحب نے جو انفارمیشن مانگی ہے، وہ تو ان کو Provide کی گئی ہے، یعنی انہوں نے پوچھا ہے کہ 2012-13 کے دوران محکمہ بلدیات کے ذریعے صوبہ کے مختلف اضلاع میں ترقیاتی کام ہوئے ہیں؟ جی ہاں۔ وہ ڈیٹیلز موجود ہیں ڈسٹرکٹ وائز اور جو پراونشل اے ڈی پی ہے، ہیڈ وائز، وہ موجود ہے۔ دوسرا سوال ان کا یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ ان میں بعض سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور بعض نامکمل ہیں؟ اس میں بھی وہ ڈیٹیلز دی گئی ہیں، اس میں لکھا گیا ہے کہ This is complete, this is incomplete، ٹھیک ہے؟ پھر ان کا سوال ہے کہ اگر جوابات اثبات میں ہوں تو ہر ضلع میں مکمل، نامکمل سکیموں کی تفصیلات اور ہر سکیم کیلئے مختص شدہ فنڈز کی حد تک مکمل تفصیل؟ یہ تفصیلات بھی فراہم کی گئی ہیں۔ اب میں نہیں سمجھتا کہ اس سے آگے وہ کیا چاہتے ہیں، آگے کیا چاہتے ہیں؟

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر، اس بارے میں میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: بھئی ایک بندہ مہربانی کرے، آپ تین لوگ کھڑے ہیں، کونسچن ہے۔ جی معراج ہمایون صاحبہ!

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی خو دا خنګه چې مولانا صاحب وائی، دا دغه چې دے ، ډیر جلدئ کښې ورکړی شوی دی، دا Annexures او هغه ټول ګډ وډ دی۔ که صوابئ تاسو اوګورئ نو صوابئ کښې یو ورکړے دے کلا بټ یو سی، نو بیا په بله پاڼه باندې ټول د مردان والا دی هغه سکیمونه او هغې سره هم دا نشته، بیا پاڼه واړوئ نو بل ځائې کښې مردان

بیا جدا دے نو چې چا دا یوځائې کړی دی نو هغوی کتلی نه دی، پخپله ئے نه دی کتلی۔ نو دا رشتیا خبره ده، مفتی صاحب رشتیا وائی چې دا لکوټې بې غوره ډیپارټمنټ دے چې دا سې دغه کوی نو لږ خیال سره د کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عنایت اللہ۔

وزیر بلدیات: سر، ہم اگر اگلے Page پہ چلے جائیں تو صوابی میں کلابٹ ہے، یہ ایک سکیم نہیں ہے، یہ ایک سکیم نہیں ہے، یوسی 28 کلابٹ، یوسی 28 ٹھیک ہے، یہ پھر آگے جائیں، ٹھنڈ کوہی ہے، مرغز ہے، زیدہ ہے، یہ اس طرح نہیں ہے کہ ایک سکیم ہے، جہانگیرہ ہے، ٹوپی ہے، ایک سکیم نہیں ہے اور اس کی پوری پراگریس بھی موجود ہے، Exact location, Operator remarks-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ فیصل زمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر! منسٹر صاحب کو میری تجویز ہے کہ یہ سارا جو سسٹم ہے، Elected MPAs سے جب آپ Consult نہیں کرتے تو یہ پرابلمز تب ہوتے ہیں۔ آپ جب بھی کسی ایم پی اے کے حلقے میں کوئی چیز بھی دیں، اس کو اعتماد میں لے کر دیں تو یہ پرابلم آپ کو نہیں آئے گا۔ جب ایم پی اے کو پتہ نہیں ہوتا، لوکل لوگ کہتے ہیں ہم اپنی طرف سے یہ پلانٹ لے کر آگئے ہیں، ہم نے اپنی Source سے یہ پلانٹ لایا ہے تو ایم پی اے کی نہ وہ عزت وہاں رہتی ہے اور وہ نامکمل اس وجہ سے رہ جاتی ہے کہ اس کی سرپرستی کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اگر آپ ذمہ دار لوگوں کے تھرو کوئی چیز دیں گے تو اس کی ذمہ داری لینے والے بندے سے آپ سوال کر سکتے ہیں کہ یہ Complete کیوں نہیں ہوئی؟ لہذا میری یہ آپ سے گزارش ہوگی کہ آپ کوئی کام بھی کریں، جس حلقے میں بھی کریں، وہاں کسی بندے کو ذمہ دار ضرور ٹھہرائیں کہ وہ کام نامکمل کیوں ہے؟ آج یہی ایم پی اے، جو میرا بھائی جو کوسچن کر رہا ہے، آپ اس سے کوسچن کرتے کہ آپ ذمہ دار تھے، آپ نے سکیمیں لکھ کر دیں، آج تک کسی سے Correspondence نہیں ہوئی کہ آپ اپنے حلقے سے جو جیتے ہوئے لوگ تھے، پچھلی دفعہ کے بھی، ہمیں کسی نے نہیں کہا کہ ہم آپ کے حلقے میں تین فلٹر پلانٹس لگاتے ہیں، آپ Identify کریں ان سائٹس کو، ہم سے کسی نے نہیں پوچھا اور نہ On board تھے ہم، یہ جو Gap ہے، اس کو منسٹر صاحب! آپ کسی طرح Bridge up کریں کہ آئندہ آنے والے وقت میں اگر آپ کوئی سکیم دیں تو Elected لوگوں کے تھرو دیں اور Elected لوگ ذمہ دار ہوں ان سکیموں کے حوالے سے، میں آپ کو یہ کہنا چاہتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، راجہ صاحب، تھینک یو۔ مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات: اس دور کی سکیمیں نہیں ہیں، اس میں 13-2012 لکھا ہوا ہے اور اس سوال میں بھی 13-2012 پوچھا گیا ہے۔ تو یہ Outgoing government کی سکیمیں ہیں اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے کیا پروسیجر اختیار کیا تھا؟ اور یہ 14-2013 کے بارے میں نہیں پوچھا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح۔ مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! زمونږ محترم منسټر صاحب اووئیل چې د ټولو سکیمونو وضاحت په ډیکبنې شته دے نو دا 1077 زما دا کوئسچن دے او په دې پسې 1078 زما بل کوئسچن دے جی، اتفاقیات دی چې هم دغه کوئسچن ئے لیکلے دے چې دا سکیم نامکمل دے او د هغې سکیم پراګریس رپورټ په ډیکبنې نشته دے۔ دوئ وائی چې د ټولو سکیمونو پکبنې شته دے، د دغې ځائې نه ثبوت راغے جی، ورپسې دویم کوئسچن دے، د هغې پراګریس دلته راغلے دے او دوئ وائی دلته په ډیکبنې ټول سکیمونه شته دے او دغه سکیم په ډیکبنې نشته دے، زه جی یو کوآپریشن کولے شم د ډیپارټمنټ سره جی، زه یو کوآپریشن کولے شم منسټر صاحب۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میں مفتی صاحب سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ پہلے یہ ایک کوئسچن تو ختم کر دیں، پھر دوسرے کوئسچن کی بات کریں کہ جس کوئسچن پر ڈیبیٹ ہو رہی ہے، فی الحال آپ اسی کوئسچن پر، اسی کوئسچن کو Dispose of کریں، اس کو Dispose of کریں گے تب اگلے پر آئیں گے تو اس پر آپ کے ساتھ کوئی بات کریں گے، یہ تو Dispose of نہیں ہوا ہے، آپ اگلے پر چلے گئے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس پر آپ مطمئن ہیں تو پھر آپ کو اگلے پر جانا چاہیے لیکن اس پر تو ڈیبیٹ جاری ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: For example میں نے بتا دیا کہ منسٹر صاحب نے کہا، اس میں ساری جتنی بھی سکیمز ہیں، اس کی ساری ڈیٹیلز اس میں موجود ہیں، میں نے کہا کہ اس سے اگلا جو میں نے کوئسچن کیا ہے، اس کا جو جواب آیا ہے، وہ Running scheme ہے، نامکمل سکیم ہے، اس کا تو اس میں کوئی ذکر ہی نہیں۔ میں نے تو For example کہا ہے جناب سپیکر، میں ایک۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے لیکن وہ الگ کوئسچن ہے نا۔

مولانا مفتی فضل غفور: میں ایک کوآپریشن کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! وہ Separate Question ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! میں ایک تعاون کر سکتا ہوں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، یہ Third page پر انہوں نے خود لکھا ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے، منسٹر صاحب تھوڑا سا اس کو ملاحظہ کریں کہ چونکہ سکیموں کی تعداد ہزاروں میں ہے اس لئے ہر ایک سکیم کی انفرادی حیثیت بیان کرنا ممکن نہیں ہے، تاہم اگر ایم پی اے صاحب اصرار کریں تو مزید وقت دے کر متعلقہ ضلعوں سے معلومات اکٹھی کر کے فراہم کی جا سکتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جواب نامکمل ہے، اگر ہمیں وقت دیا جائے تو ہم اس کو Complete کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اصرار کرتے ہیں؟

مولانا مفتی فضل غفور: ضرور، اس لئے تو میں نے سوال کیا ہے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب! ہمیں اعتراض نہیں ہے، ان کے جو ضمنی سوالات ہیں، وہ بھی ساتھ لکھ لیں اور یہ مزید اس کو Clarify کریں کہ کس قسم کی ڈیٹیلز چاہتے ہیں؟ مجھے اس میں ان ڈیٹیلز کو فراہم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، میں فراہم کرونگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ مفتی صاحب! تھیک شو؟

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی۔ اب آئیں جی کوسچن نمبر 1078، مفتی فضل غفور صاحب۔

* 1078 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا سال 2013 کے دوران ٹی ایم اے ڈگر کے ذریعے یونین کونسل ایلئی میں کنڈاؤ ایلئی کا زوے کی تعمیر کیلئے دس لاکھ روپے منظور ہوئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ پراگریس رپورٹ میں مذکورہ رقم میں سے مبلغ آٹھ لاکھ چالیس ہزار روپے کا کام ظاہر کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ اس کام سے مطمئن ہے کہ یہ کام محکمانہ معیار اور مقدار کے مطابق ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ ہذا کے ٹیکنکل سٹاف نے مذکورہ کام کے سلسلے میں First running bill مبلغ 8,54,741 روپے کی ادائیگی مورخہ 24-6-2011 کو کی ہے، پبلک شکایات اور متعلقہ ایم پی اے مولانا مفتی فضل غفور صاحب کی نشاندہی پر چیف کوآرڈینیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ کونسل بونیر نے DO(I&S) کو مورخہ 31-10-2013 کو تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی جس نے موقع پر معائنہ کے بعد مبلغ 4,39,405 روپے کا Work done پیش کیا اور تجویز پیش کی کہ پراجیکٹ لیڈر کو نوٹس جاری کیا جائے، لہذا پراجیکٹ لیڈر کو نوٹس نمبر 3001/DC (B) مورخہ 22-01-2014 جاری کر دیا گیا ہے کہ سکیم/پراجیکٹ فوراً مکمل کر دے بصورت دیگر اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

OFFICE OF THE DISTRICT COUNCIL BUNER AT DAGGAR

No. 300/ DC-Buner Dated 22/01/2014

To

Mr. Sardar Muhammad,
Project Leader,
R/O Chargarzi Topi.

Reference: <u>FINAL NOTICE.</u>

Subject: <u>CONSTRUCTION OF CAUSEWAY HAJI SAID GHARIB HOUSE BARANDU UC ELAI OUT OF CMD 2010-11</u>

<u>Memo:</u>

As reported by the Technical Staff of his Office as well as pointed out by the audit inspection team, you were paid Rs. 8,59,036/- on account of 1st installment and 1st Running Bill on 21.03.2011 and 24.06.2011 respectively.

The incharge engineer District Officer (I & S) has visited the site and took fresh measurement according to site, the work done comes to Rs. 4,39,405/- (copy attached) thus an amount of Rs. 4, 19, 631/- is outstanding against you.

You are directed to start the scheme with seven days positively, otherwise your case shall be reported to the District Administration for recovery and other legal action will be taken against you.

The matter may be treated as most urgent.

Sd/xxx
CHIEF COORDINATION OFFICER

DISTRICT COUNCIL BUNER

NO. 300-6/DC (B)

Copy forwarded to:

1. The Deputy Commissioner/Administrator, District Council, Buner.
2. The District Police Officer, District Buner.
3. The District Officer (1 & S), District Buner.
4. The District Officer, Finance, District Council Buner.
5. The Ex-TO/SE of Defunct TMA Daggar for information & necessary action.

Sd/xxx
CHIEF COORDINATION OFFICER
DISTRICT COUNCIL BUNER

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ ما په دې سوال کښې جی د یو سکیم نشاندهی کړې ده او دوئ ما ته پخپله په جواب کښې وئیلی دی چې د دغې سکیم د پاره -/854741 First running bill روپئ ادائیگی په 24-06-2011 باندې شوې ده، پبلک شکایات اور متعلقہ ایم پی اے مولانا فضل غفور صاحب کی نشاندہی پر چیف کوآرڈینیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ کونسل بونیر نے DO(I&S) کو مورخہ 31-10-2013 کو تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی جس نے موقع معائنہ کے بعد مبلغ -/439405 روپے کا Work done پیش کیا اور تجویز پیش کی کہ پراجیکٹ لیڈر کو نوٹس جاری کیا جائے، لہذا پراجیکٹ لیڈر کو بذریعہ نوٹس نمبر فلاں فلاں، مورخہ 22-01-2014، کاپی لف ہے، جاری کر دیا گیا ہے کہ Scheme or project فوراً مکمل کردیں بصورت دیگر اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ جناب سپیکر! فارسی کښې وائی چې "دا مشت از نمونه خروار"، دا ما صرف د نمونې د پاره جی دا یو سکیم راخستے دے۔ جناب سپیکر! راتوں رات زما په حلقه کښې زمونږ دغه متعلقه ډیپارټمنټ مختلف سکیمونه چې کوم دے نو جی، دا Complete کوی او On the spot په هغې کښې هیڅ هم نه وی، په هغې کښې باهمی لے دے شروع ده، زه ډیر افسوس کوم په دې خبره باندې جناب سپیکر! چې یو خوا ته مونږ د Transparency او د Crystal society خبره کوؤ او بل طرف ته داسې Dealing او داسې معاملات روان دی او زه ډیر افسوس سره دا وایم جناب

سپیکر! دا اوس چې کوم زمونږ د ډسټرکټ کونسل فنډ تقسیم شو او زمونږ منسټر صاحب، زمونږه حبیب الرحمان صاحب، د ډیډک چیئرمین صاحب په باهمی مشاورت سره چې په اسلام او انصاف سره د هغې کوم تقسیم اوکړو او د هغې نه وروستو ماته چې کوم دے نو 79 لاکھ روپۍ پکښې ملاؤ شوې او صاحب ته پکښې 88 لاکھ ملاؤ شوې او د منسټر صاحب حلقې ته پکښې تین کروړ 44 لاکھ روپۍ ملاؤ شوې او د هغې ایډورټائزمنټ ټینډر اوشو۔ جناب سپیکر! هغه ټینډر نه وروستو چې کومو ټهیکیدارانو په هغې کښې خپل فارمز Submit کړل جناب سپیکر، مختلف سکیمونه د هغې نه راتوں رات دا اوباسلی شو، بغیر د ټینډر نه دا چې کوم دے نو خلقو ته ورکړلی شو او چې کله بیا ما پښتنه اوکړله نو د هغې مختلف هیلې بهانې جوړولې کیدې او جناب سپیکر! Commitment شوے دے د ټهیکیدارانو سره چې 2% کمیشن دا به د ورک آرډر سره راکوئ او چې کله تاسو فائنل بل اخلئ نو 10% کمیشن به دې ډیپارټمنټ ته تاسو Complete کوئ۔ جناب سپیکر! دا ډیره د افسوس خبره ده، زه دلته کوئسچن راوړم د Transparency او د شفافیت دپاره چې یو سکیم په 2011 کښې په هغې کښې آټھ لاکھ روپۍ وصول شوې دی او 2013 کښې د هغې چیک اپ اوشو او په هغې کښې صرف د چار لاکھ روپو Work done شوے دے، بالآخر دا اداره د دې دپاسه چې دا څومره مشران ناست دی، دا څه کوی؟ لهذا زما په خیال باندې په دغې سکیم باندې چې څومره خلق Related دی او Concerned خلق دے، د هغوی خلاف زبردسته کارروائی پکار ده او زه دا خپل سکیم چې کوم دے سټینډنګ کمیټۍ ته لیږل غواړم چې بالکل په دیکښې پته اولګی چې غلطی د چا ده او دوه کاله د دې قوم دا خزانه او دا امانت او دا پیسې، دا چا چې کوم دے هم دغه شان سائډ ته اوساتلې او د دې Work done نه دے Show شوے۔ لهذا دا د سټینډنګ کمیټۍ ته ریفر کړلے شی۔ شکریه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات: میں مفتی صاحب کا مشکور ہوں اور سچی بات یہ ہے کہ یہ اسمبلی Oversight کا رول ادا کرتی ہے، Watch dog کا رول ادا کرتی ہے اور یہ ہمیں Helpout کرتی ہے ہمارے کام میں، اور میں بالکل ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں۔

It should be referred to the Standing Committee on Local Government.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No.1078, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Madam Najma Shaheen, Question No. 1133.

* 1133 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا کوہاٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں فیز-II بنایا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو وہاں پر بجلی کے ٹرانسفارمرز، سڑکیں اور سوئی گیس کا کتنا کام کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر بلدیات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) بجلی کا کام جاری ہے اور پیسکو کو ایک قسط کی ادائیگی کی گئی ہے، بقیہ اقساط وقت پر ادا کی جائیں گی۔ سڑکیں سو فیصد مکمل ہیں، سوئی گیس سو فیصد مکمل ہے، صرف کچھ ادائیگی باقی ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! اور بہت شکریہ سیکرٹری صاحبان کا کہ انہوں نے آج میرے کوسچین کو شروع کے سوالوں میں رکھا کیونکہ ہمیشہ آخر میں ہونے کی وجہ سے یہ رہ جاتے تھے۔ میرا سوال نمبر 1133 کوہاٹ کیلئے فیز-II کے بارے میں ہے۔ اول تو مکمل تفصیل فراہم نہیں کی گئی ہے، دوسرا یہ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ بجلی کا کام جاری ہے جبکہ پچاس ٹرانسفارمرز کی منظوری تھی، اس میں سے آٹھ لگائے گئے ہیں اور یہاں لکھا گیا ہے کہ پچاس سڑکیں جو ہیں سو فیصد مکمل ہیں اور سوئی گیس کا کام بھی سو فیصد مکمل ہے۔ میرے خیال میں سو فیصد مکمل تو صرف اللہ کی ذات ہے، کوئی

بھی ڈیپارٹمنٹ یا کوئی بھی ادارہ سو فیصد مکمل کام نہ کرتا ہے نہ کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں پر جو بجلی کے کام ہوئے ہیں، جو آٹھ ٹرانسفارمر لگائے گئے ہیں، ان پر لوگوں نے خود اپنے خرچے سے تاریں لگائی ہیں اور بجلی کے صرف وہاں پر پول ہیں جن کی تاریں بھی نہیں ہیں۔ یہ منصوبہ 1987 میں شروع کیا گیا تھا اور تقریباً 27 سال گزر چکے ہیں اور اب تک یہ نامکمل ہے، اگر دو فیصد کام مکمل ہوتا تو آج اس کوہاٹ کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہوتا۔ جناب سپیکر صاحب! فیز-II کیلئے کوہاٹ فیز-II، سیکٹر نمبر VI اور II کو ناکامی سے بچایا جائے اور اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات: سر، ہم نے جو Information provide کی ہیں، انہوں نے سوال کے اندر جو انفارمیشن مانگی ہیں، بالکل وہی Provide کی ہیں لیکن میڈم ان انفارمیشن کو چیلنج کر رہی ہیں کہ یہ درست نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی کو ریفر کرنے کی بجائے اگر ہم یہاں پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی سے کسی سینیئر انجینئر کو، ڈائریکٹر کو بھیجیں اور میڈم ان کے ساتھ On the spot ان جگہوں کو چیک کریں، یعنی یہ جو مقصد حاصل کرنا چاہتی ہیں کہ وہاں Physically verification کریں کہ جو انفارمیشن ہم نے Provide کی ہیں، وہ غلط ہیں یا درست ہیں تو مناسب طریقہ یہی رہے گا اور سچی بات یہ ہے کہ میں محکمہ کی کسی غلط بات کو Protect نہیں کر رہا اور نہ میرا یہ کام ہے کہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی غلط بات کو چھپاؤں، یعنی یہ انفارمیشن انہوں نے دی ہوئی ہیں۔ یہ بات ان کی درست ہے کہ اللہ کی ذات ہی سو فیصد درست ہے لیکن جب ہم حکومتی Terminology میں کہتے ہیں کہ یہ کام سو فیصد مکمل ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کام کے جو اہداف تھے، اس کیلئے جو پیسے رکھے گئے تھے، اس کا جو ڈیزائن اور فیزیبلٹی بنیادی طور پر تیار ہوئی تھی، انہی پیمانوں اور Parameters کے اندر وہ سکیم مکمل ہو گئی ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ اللہ کی ذات Perfect ہے اور نہ کوئی انسانی عمارت اور نہ کوئی انسانی ہاؤسنگ سکیم مکمل ہو سکتی ہے، تو ہم ان Parameters کے اندر پھر بات کرتے ہیں، انسانی زبان ہے اور اسی میں بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری انفارمیشن تو یہی ہے کہ بجلی کا کام جاری ہے اور ایک قسط کی ادائیگی ہو چکی ہے پیسکو کو، سڑکیں سو فیصد مکمل ہیں اور سوئی گیس کا کام مکمل ہوا ہے، ان کو ادائیگی تھوڑی باقی ہے۔ This is the

information of the department، اگر یہ اس کو Recheck کرنا چاہتی ہیں تو میں ان کو یہ Suggestion دینا چاہونگا کہ ہم یہاں سے کسی سینیئر ڈائریکٹر کو پی ڈی اے سے Nominate کرتے ہیں اور وہ جاکر، بلکہ دو تین بندوں کی ایک ٹیم بھیج دیتے ہیں، وہ جاکر Physically verify کرے۔ میں بالکل اس پر خوش ہوں کہ اگر اس ہماری کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے غلط انفارمیشن Furnish کی ہیں تو میں آن دی فلور آف دی ہاؤس ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم ان کو Punish کریں گے، قانون کے مطابق ان کو Punish کریں گے، اس لئے میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں، گزارش کرتا ہوں کہ وہ میری اس تجویز سے اتفاق کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔

محترمہ عظمیٰ خان: جی میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عظمیٰ خان، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سر، آپ خود بھی تو کوہاٹ سے Belong کرتے ہیں اور وہاں سے Elected Member ہیں، آپ بھی تو بتائیں کہ یہ سو فیصد کام وہاں ہوا ہے کہ نہیں ہوا، سپیکر صاحب؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، سپیکر کا کام یہ نہیں ہے، نہ یہ مسئلہ ہے (قہقہہ) جی نجمہ شاہین۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ سڑکیں مکمل ہوئی ہیں یا ہوئی تھیں کسی زمانے میں جو کہ اب کھنڈر بن چکی ہیں۔ اس وقت جو سڑکوں کی حالت ہے، وہ سپیکر صاحب! آپ کو معلوم ہوگی اور یہ جو کوسچن کیا گیا ہے، اسی وجہ سے کیا گیا ہے کہ وہاں کی حالت کو دیکھ کر یا وہاں کا معائنہ کرکے اس کے بعد یہ کوسچن کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان۔

وزیر بلدیات: یہ سڑکیں پہلے مکمل ہوئی تھیں، ان کی حالت دوبارہ خراب ہوئی ہے، یہ ایک الگ ایشو ہے، اگر اس کیلئے مزید پیسے Allocate کرنے کی ضرورت ہے، ان کو دوبارہ بنانے کی ضرورت ہے، ان کو دوبارہ Rehabilitate کرنے کی ضرورت ہے، This is a new، میرا خیال ہے کہ نیا سوال ہے اور اس کا

یہی حل ہے کہ ہم وہاں کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ بیٹھ جائیں، ان کے اپنے فنڈز میں اگر گنجائش ہے تو اس سے اس کو Rehabilitate کریں، نہیں ہے تو پراونشل اے ڈی پی میں اس کیلئے پیسے رکھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نجمہ شاہین صاحبہ! میرے خیال میں منسٹر صاحب کی یہ بات درست ہے، اس سے اتفاق کرتے ہیں جی۔

محترمہ نجمہ شاہین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ایک انسپکشن ٹیم وہاں Arrange کر دیں، میں انکے ساتھ پھر معائنہ کر لوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ جی مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات: ڈیپارٹمنٹ کا Representative بیٹھا ہوا ہے، انکو میں انسٹرکشنز ایشو کرتا ہوں کہ وہ پی ڈی اے سے کسی سینیئر ڈائریکٹر، بلکہ دو ڈائریکٹرز کو Nominate کریں اور وہاں محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ سے Consult کر کے جائیں، Physical verification کریں اور اگر یہ انفارمیشن انہوں نے غلط دی ہوں تو پھر ان کیلئے Punishment بھی تجویز کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی، تھینک یو۔ واپس آتے ہیں جی، ایک مظفر سید صاحب کے کوسچن کیلئے، 1076، 1076، مظفر سید صاحب۔

* 1076 _ جناب مظفر سید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی روڈز کی تعمیر، مرمت و دیکھ بھال پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی کے ذمے ہے جس کیلئے ایم اینڈ آر کی مد سے فنڈ مختص کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ روڈ قمر دین گڑھی کے مقام پر رنگ روڈ پل کے نیچے روڈ کی ناگفتہ بہ حالت کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع پشاور کیلئے پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی نے ایم اینڈ آر کی مد میں کتنا فنڈ دیا ہے، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ روڈ پر سوئی گیس کی پائپ لائن کی کھدائی کیلئے کھدائی کس کی اجازت سے شروع کی گئی؛

(iii) محکمہ سوئی گیس نے مذکورہ روڈ کے نقصانات کا ازالہ کرنے کیلئے فنڈ دیا تھا، وہ کتنا تھا اور کہاں خرچ کیا گیا ہے، نیز حکومت کب تک مذکورہ روڈ کی مرمت کرنے اور غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) زیر بحث روڈ صوبائی شاہراہ نہیں ہے، لہذا مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت و دیکھ بھال پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی کی ذمہ داری نہیں۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے مطابق رینگ روڈ سدرن بائی پاس کے منصوبے میں مذکورہ روڈ جو کہ رنگ روڈ پل کے نیچے واقع ہے، شامل نہیں تھا۔ عوام کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے مورخہ 13-12-2013 کو پراجیکٹ سٹیرنگ کمیٹی میٹنگ میں ڈونر ایجنسی (INL) کو مذکورہ روڈ کو پراجیکٹ میں شامل کرنے اور فنڈز دینے کی درخواست دی گئی جو کہ انہوں نے منظور کرلی، کنٹریکٹر بھی مذکورہ روڈ کو تعمیر کرنے کیلئے رضامند ہے اور ان شاءاللہ مذکورہ روڈ پر کام جلد از جلد شروع جائے گا۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) گزشتہ تین سالوں میں جو فنڈز مہیا کئے گئے ہیں، انکی تفصیل درج ذیل ہے۔ سال 2010-11 میں کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔

سال 2011-12 میں مبلغ 40,000 ملین فنڈ مختص کیا گیا تھا جس کی تفصیل یہ ہے:

پیکج نمبر 21: 2011-12 پشاور چارسدہ سیکشن (کلومیٹر 1 تا 30)

پیکج نمبر 27: 2011-12 پشاور، پیر قلعہ۔ یکہ غنڈ سیکشن (کلومیٹر 1 تا 37)

سال 2012-13 میں مبلغ 48.341 ملین فنڈ مختص کیا گیا تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پیکج نمبر 25: 2012-13 پشاور سے شاہ عالم پل (کلومیٹر 000+0 تا 000-9۔

پیکج نمبر 26: 2012-13 شاہ عالم پل تا ناگمان چوک (کلومیٹر 000+9 تا 600+13)

(ii) مذکورہ روڈ کیلئے نہ پی کے ایچ اے نے اور نہ پی ڈی اے نے این او سی جاری کی ہے۔

(iii) محکمہ مواصلات وتعمیرات نے محکمہ سوئی گیس کو این او سی جاری نہیں کی ہے اور نہ ہی سوئی گیس نے محکمہ مواصلات وتعمیرات کو اس ضمن میں کوئی فنڈ فراہم کیا ہے۔ چونکہ مواصلات وتعمیرات کا کوئی اہلکار بے قاعدگی میں ملوث نہیں کہ جس کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے، اس طرح محکمہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے جواب جز(ب) کے مطابق اس سڑک پر ضروری مرمت کا کام جلد شروع کیا جائے گا۔

جناب مظفر سید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 1076 جز(الف)، (ب)، (ج)۔ په دیکښې جی زما ضمنی سوال، هغه دا دے چې یو خو ما تپوس کړے دے چې کوهاټ روډ قمردین ګړهئ په مقام باندې چې کوم رینګ روډ د پل ناګفته به صورتحال دے نود دې کار د چا دے، څوک کوی؟ دویم سوال چې ما کړے دے نو هغه د این او سی، دا روډ چې کوم بخت بیدار خان وختی Link شوے وو، د روډ دا سوال Mix شوے وو نو هغه سوال دا دے چې د دې روډ د کنستلو دا این او سی چا ورکړې ده؟ دوئ دلته جواب کوی چې مذکوره این او سی نه این ایچ اے ورکړې ده، نه پی ډی اے ورکړے ده نو این او سی چا ورکړه؟ دلته زما کوئسچن دے جی چې این او سی اخر چا ورکړې ده؟

(عصر کی اذان)

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! زما ضمنی سوال بل دا دے چې دوئ لیکی چې بے قاعدګئ کښې د تعمیراتو څوک کس ملوث نه دے، فرد ملوث نه دے جس کے خلاف کارروائی کی جائے، نو بیا څوک ملوث دے او Remedy نه کیدے شی، د ایم اینډ آر فنډ چې څومره لګیدلے دے، سپیکر صاحب! توجه غواړم، 40 ملین روپئ یو لګیدلې دی او 48 ملین روپئ بل لګیدلې دی، مختصر بس پیکج فلانه فلانه، دا خو هسې اوبه خړول دی، دیکښې خو څه خبره نه ښکاری، نه د دې سوال څه جواب ښکاری او نه په پل باندې او په هغه کوم ځائې کښې چې د ټول صوبه خیبر پختونخوا عوامو ته کوم تکلیف دے نو د هغې څه خبره په دیکښې شوې ده چې دا به کله Complete کیږی، څنګ به کیږی او ذمه داری هم څوک نه اخلی، Responsibility هم څوک نه اخلی، پیسې خرچ کول شته دے، 48 ملین شته، 40 ملین شته او این او سی نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عارف یوسف صاحب پلیز۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ سر، میں تھوڑا سا اس کو سچین کو Appreciate بھی کرتا ہوں اور یہ میرے خیال میں سب کا تقریباً، یہ کوہاٹ روڈ کا، رنگ روڈ کا مسئلہ ہے، میں تھوڑا سا اس چیز کو کلیئر کر دوں کہ یہ جو رینگ روڈ ہے، یہ ٹوٹل 38 کلو میٹر ہے اور یہ Two way کریں تو یہ دونوں طرف سے تقریباً 38 کلو میٹر آتا ہے۔ یہ اگست 2010 میں پی ڈی اے نے یہ ٹھیکہ 'کار کن' جو پرائیویٹ ایجنسی ہے، اس کو دیا تھا اور اسکی جو Time limitation رکھی گئی تھی، وہ تقریباً بیس مہینے Completion period رکھا گیا تھا جو کہ ٹائم پہ مکمل نہیں ہوا اور اسکو فنڈ واپس جانے کا، جو کہ آئی این ایل نے فنڈ دیا تھا، وہ واپس جانے کا خطرہ تھا، تو جون 2012 میں اس پر کچھ کام شروع ہو چکا ہو تھا اور کچھ کام Untouched تھا جس کو بالکل Touch نہیں کیا گیا تھا۔ اس میں یہ تھا کہ یہ پی ڈی اے سے لیکر جو Untouched کام تھا، وہ پی ڈی اے سے لیکر پی کے ایچ اے کو دیا گیا اور اس میں تقریباً سات پل تھے، ابھی میں نے نقشہ بھی مظفر سید صاحب کو دے دیا ہے۔ اس میں گیارہ کلو میٹر روڈ اور سات پل، یہ دونوں پی کے ایچ اے کو دیئے ہیں جو بارہ مہینوں میں انہوں نے Complete کئے ہیں اور ٹریفک کیلئے پھر کھول دیئے ہیں۔ ابھی میں دوسرے کی طرف آتا ہوں، یہ قمر دین گڑھی جس کی یہ بات کہہ رہے ہیں، اس کے نیچے روڈ کی یہ بات کہہ رہے ہیں کہ وہ روڈ کی جگہ نہیں وہ جو روڈ ہے، Slab road جسے کہتے ہیں، وہ روڈ نہیں بنا ہوا ہے، تو اس میں سر! یہ کہ وہ نہ پی کے ایچ اے کے پاس آتا تھا، نہ وہ پی ڈی اے کے، تو اس میں باقاعدہ ایک میٹنگ ہوئی ہے، اس میں ساتھ ایجنڈا لگا ہوا ہے اسکا، اگر ایجنڈا نمبر iv- میں دیکھیں تو اسمیں بڑی تفصیل سے انہوں نے لکھا ہے کہ اس کو خود پی ڈی اے جو ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس کو بناتے ہیں اور اسکا فنڈ بھی مل گیا ہے اور یہ کنٹریکٹرز مذکورہ تعمیر کرنے کیلئے رضا مند ہیں اور انشاءاللہ روڈ مذکورہ کو جو نیچے جس روڈ کی بات کر رہے ہیں، ان شاءاللہ اسکا جلدی کام شروع کر دیا جائے گا اور Last میں جو بات کی ہے این او سی کی، سوئی گیس کے بارے میں، چونکہ یہ نہ پی کے ایچ اے نے این او سی دی ہے، نہ پی ڈی اے نے دی ہے تو یہ جو کہہ رہے ہیں کہ وہاں پہ خرد برد کی بات ہے، تو وہ بات ہوتی نہیں ہے، چونکہ اس وقت دونوں نہیں تھے، دونوں ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں تھا تو دونوں ڈیپارٹمنٹس اس میں کوئی بھی

Involve نہیں ہیں اور ان شاءاللہ جس طرح یہ ایجنڈا نمبر-iv اس میں لگا ہے، باقاعدہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری بھی تھے اور وہ پاس ہو چکا ہے اور ان شاءاللہ اسکے اوپر جلد کام شروع کر دیا جائے گا اور جلد یہ بن جائے گا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر منور خان پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ یہ جناب مظفر سید نے جو بات کی ہے، کوئسچن اٹھایا ہے، یہ رنگ روڈ کے نیچے جو روڈ ہے، اس میں میرے خیال میں جنوبی اضلاع والے جتنے بھی وہاں پہ جاتے ہیں، یہاں پہ حقیقت میں یہ بڑی تکلیف والی جگہ ہے لیکن ذرا منسٹر صاحب یہ کلیئر کریں کہ Within one month کیا اس پہ کام شروع کر دیا جائے گا یا Complete کر دیا جائے گا۔ زیادہ ایریا نہیں ہے، صرف میرے خیال میں آدھا کلومیٹر سے بھی زیادہ نہیں ہے، اگر اسکی ذرا وضاحت کر لیں کہ Within one month یہ کام شروع کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب! یہ پہلے بھی میں نے ایک کال اٹنشن نوٹس پہ اسکا جواب دیا تھا، یہ Basically لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے جو ہمارا رنگ روڈ ہے، اسکی تعمیر جو کنٹریکٹر کر رہا ہے، اسی سے بات کی ہوئی ہے اور جو ڈونر ہے، ڈونر نے بھی Commitment کی ہے۔ ویسے یہ روڈ نہ این ایچ اے کا نہ پی کے ایچ اے کا ہے، نہ ورکس اینڈ سروسز کا ہے، نہ لوکل گورنمنٹ کا ہے، روڈ انہی کا ہے، چونکہ لوگوں کو تکلیف تھی، ہمارے صوبے کے اندر ہے اور پورا سدرن ریجن اس پہ وہ کرتا ہے تو ہم نے اس کنٹریکٹر کو بھی کہا ہوا ہے، کنٹریکٹر نے بھی کہا ہے کہ ہم اس کو کرینگے اور ڈونر نے بھی کہا ہے کہ ہم فنڈ Provide کرینگے۔ اس کو میں یہ ٹائم لائن کہ ایک مہینے میں، میرے خیال میں میرے لئے ممکن نہیں رہے گا کہ اس پہ یہ ٹائم لائن دے سکوں لیکن I will check it with the department، ان سے ایک ہدف لے کر دوبارہ اسکو اسمبلی میں کہوں گا کہ اس کو دو مہینے میں، ایک مہینے میں، کتنے وقت میں Complete کیا جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کوشش کریں کہ اس کو Expedite کریں جی، کوشش کریں کیونکہ بہت ضروری ہے۔

وزیر بلدیات: جلدی اس کو ان شاءاللہ جلدی کریں گے، اس کو جلدی کرینگے ان شاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی Next۔ جی جی، مظفر سید، پلیز۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! دا این ایچ اے او دا Concerned دوه درې ایم پی ایز د چا په حلقه کښې چې دا روډ دے، این ایچ اے د دوئ سره یو میټنګ اوکړی او منسټر صاحب د هم ورسره وی خو دا د اوس په دې هاؤس باندې Sure کړی چې اؤ دا میټنګ پکار دے ځکه چې دا یو اځې د پیښور مسئله نه ده۔ هسے هم منسټر صاحب خو ګرین پختونخوا او ګرین پیښور غواړی نو دا د ولې اونشی چې دې این ایچ اے ته د بالکل لږ لګام واچولے شی او دا کار د اوشی کنه جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب! میں نے ان کو کہا ہے کہ یہ این ایچ اے کا روڈ ہے لیکن ہم اس کو جو لوکل گورنمنٹ کا Ongoing project ہے، اس میں Cover کر رہے ہیں، We are covering it in the ongoing project of ring road، ہم اسمیں اس کو Cover کر رہے ہیں اور جو Ongoing، اسلئے اگر اس کو دوبارہ ٹینڈر کیا جائے گا تو اس پر مزید وقت زیادہ لگے گا، اسی Ongoing project کے اندر اس کو ہم Cover کر رہے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو رینگ روڈ ہے، اس کو Ongoing میں شامل کیا جائے اور جس طرح بھی ہو اس کو ٹھیک کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بالکل صحیح بول رہے ہیں، یہ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! جس طرح مظفر سید صاحب نے کہا ہے کہ اس روڈ کو ٹھیک کیا جائے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، منور خان صاحب۔ مسٹر فضل الٰہی خان، پلیز۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سکریٹری برائے ماحولیات) : شکریہ جناب سپیکر صاحب-----

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب، کچھ دنوں بعد میں فلور آف دی ہاؤس پہ ان کو ایک Tentative date دونگا کہ یہاں تک ہم Complete کرینگے، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الٰہی خان پلیز، فضل الٰہی خان۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سکریٹری برائے ماحولیات): تھینک یو، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، د دې نه مخکښې هم زمونږ يو معزز رکن وه، هغوی دا سوال اوچت کړے وو خو زه دا وايم جی چې کوم رينګ روډ باندې کار شروع دے نو که فرض کړه منسټر صاحب اوس هم دوئ ته آرډر اوکړی يا سحر ورته آرډر اوکړی نو زما خيال دے جی چې د يوې ګهنټې کار دے او پوره پيښور ئے راته بدنام کړے دے، نو زه دا ريکويسټ کوم چې دا د سبا له اوکړے شی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔ نماز کا ٹائم پورا ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اگرچہ اس پر مجھے بھی بات کرنی ہے، بس صرف ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ جناب سپیکر! ان کو چاہیئے کہ یہ گرین پشاور اور گرین خیبر پختونخوا کی جو باتیں کر رہے ہیں، تو ان کو چاہیئے یہ تھا کہ سب سے پہلے یہ روڈ ٹھیک کریں، یہ جس کے بھی یعنی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ آتا ہے یعنی اس کے کوئی ماں باپ ہی نہیں ہیں، یہ روڈ بالکل یتیم ہے، تو اس کے ماں باپ کا پتہ کرنا چاہیئے تھا تاکہ جو بھی اس کے ماں باپ ہیں، وہ آکے اس کو ٹھیک کردیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی۔ نماز کا وقفہ ہے جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کاروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 1111، ملک نور سلیم خان۔ کوئسچن نمبر 1143، ملک نور سلیم خان۔ کوئسچن نمبر 1144، ملک نور سلیم خان۔ کوئسچن نمبر 1112، عبدالکریم خان۔ مسٹر عبدالکریم خان، پلیز۔

* 1112 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کنڈ پارک تا آلہ ڈھیر، کنڈ پارک تا تور ڈھیر اور کنڈ پارک تا جہانگیرہ صوابی روڈ (نوے نہر) کی بحالی کیلئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت مذکورہ سڑکوں کی بحالی کیلئے 15-2014 کی اے ڈی پی میں سکیم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات نے پڑھا): (الف) مذکورہ تینوں سڑکوں کی کل لمبائی تقریباً 16 کلومیٹر بنتی ہے اور انکی دوبارہ مرمت و بحالی کی ضرورت ہے جس کیلئے محکمہ تعمیرات عامہ صوابی نے تخمینہ تیار کیا ہے جس کی کل مالیت 28 کروڑ بنتی ہے۔ڈرافٹ اے ڈی پی برائے سال 15-2014 تیاری کے مراحل میں ہے جس میں مذکورہ سکیموں کو بھی شامل کیا جائے گا۔ فنڈز کی دستیابی اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد مذکورہ سکیموں کو 15-2014 کی اے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ پارلیمانی سیکرټری صاحب چې زه ډیر عزت کوم او هغوی زما کافی تسلی هم اوکړه۔ سپیکر صاحب! دا ننی حالات چې کوم دی، چاپیره دهماکې دی، Kidnapping دے او په دا سې حالاتو کښې د سیر و تفریح د پاره کنډ نیشنل پارک، Sorry کنډ پارک چې دے، دا یو واحد ذریعه ده۔ دریائے سندھ او دریائے کابل په مینځ کښې دا یو پارک زمونږ د صوبې یو اثاثه ده خو که نن تاسو لاړ شئ او هغه روډ چې کوم دے، پارک ته زمینی لاره چې کوم باندې خپل فیملیز سره دې پارک ته ځی په خپلو ګاډو کښې، نو ډیره زیاته خرابه ده، هغې لار سره زمونږ د علاقې زمیندار غریبان ورونړه چې هغوی سبزیانې او نور فصلونه اوکری، د دې دوړو دلاسه د هغوی دا فصل هم خرابیږی نو معزز پارلیمانی سیکرټری زما تسلی هم کړې ده خو زه به دا ریکویسټ کوم، خفه کیږی نه چې دے په فلور باندې ما له یقین دهانی راکړی چې راروان بجټ کښې به ان شاءالله دا دغه کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عارف یوسف، پلیز۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ سر، یہ جو ہے انہوں نے تین روڈز وہاں پہ، کنڈ پارک تا آلہ ڈھیر، دوسرا ہے کنڈ پارک تا تور ڈھیر اور کنڈ پارک تا جہانگیرہ،

ان تینوں روڈوں کے بارے میں بتایا ہے۔ یہ تقریباً سولہ کلومیٹر بنتے ہیں اور اس کے اوپر جو ہم لوگوں نے Tentative مالیت لگائی ہے، وہ 280 ملین ہے اور اس میں جو اے ڈی پی 14-2013 ہے، وہ تیار ہو رہی ہے، آخری مراحل میں ہے اور ہم اس میں کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں ڈال دیں۔ کل میں نے جناب محترم عبدالکریم صاحب کا جو ہے ان سے باقاعدہ In writing لیکر اور میں نے ڈیپارٹمنٹ کو بھیج بھی دیا ہے اور میں ان شاءاللہ تسلی دیتا ہوں کہ Next ADP میں یہ ضرور آئے گا جی، اور یہ بن جائے گا جی۔ شکریہ۔

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب دیکښې زما وړور لږ غونډې غلطیږی، دیکښې تور ډهیر تا اله ډهیر روډ دے چې دا کنډ پارک ته لګی، دویم دے نوے نهر جهانګیره، دا یو ځاې دے، تا کنډ پارک، دا دوه دی درې نه دی او تقریباً د دې نهه کلومیټره یا لس کلومیټره، خو نیم شته نیم نشته نو هغه حساب سره ئے کاسټ کم دے۔ ډیره مهربانی جی۔ د Correction د پاره مې دا خبره اوکړه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ عارف یوسف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات: سر، اس پہ ہمارے ایڈیشنل سیکریٹری صاحب نے بڑا کام کیا ہے اور کل مجھے انہوں نے اس پر بریف بھی کیا تھا، یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں، اس میں جتنا روڈ ہے، یہ آٹھ نو کلومیٹر لیکن اس کے ساتھ اور روڈ ہے، اس کو ملا کر یہ جو کٹ کر کے تکون سی بنتی ہے اس روڈ کی، اسے ملا کر یہ تقریباً کوئی 16 کلومیٹر، اور ہمارا سارا پروگرام ہے کہ سب کو اے ڈی پی 14-2013 میں ڈالا جائے جی۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، جی۔ 'Questions' hour is over۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1111 _ ملک نور سلیم خان: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع لکی مروت میں محکمہ کے زیر سایہ سڑکیں اور عمارات تعمیر کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تمام سڑکوں اور عمارات کی تفصیل بمعہ کل خرچہ منظور شدہ لاگت وقت مقررہ میں تعمیر ہوئیں یا بعد میں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ تمام سڑکوں اور عمارات کی تفصیل بمعہ کل خرچہ اور منظور شدہ لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Name of work	Expenditure	Date of Completion
1.	Establishment of 200 Pry school in Khyber Pakhtunkhwa ADP No.04/80446. SH 06 No in District Lakki Marwat) i. GPS Land Ahamad Khel ii. GGPS Wand Aurang zaib iii. GGPS Shahbaz Khel iv. GPS Kaka Khel v. GGPS Tarkha Bazi Khel vi. GGPS Sargara Muhammad Khan	 2.899(M) 2.871(M) 2.480(M) 2.999(M) 3.173(M) 2.728(M) 17.150(M)	06/2008 to 06/2013
2.	Establishment of 110 Pry schools in Khyber Pakhtunkhwa ADP No.6/90200 SH o4 No.District Lakki Marwat. i. GGPS Warghar Pezu, ii. GGPS Ghouncha Khan Gandi Umer Chiikar. iii GGPS Chekari Wanda shifted to Landiwah. iv. GGPS Aba Khel.	 3.625(M) 3.624(M) 3.624(M) 3.622(M) 14.495(M)	06/2008 to 06/2013
3.	Up gradation of 150 Middle Schools on need basis on Khyber Pakhtunkhwa ADP No24.90203. SH:04 No in district Lakki Marwat. i.GGMS Bachkan Ahmad Zai. ii GGMS Azhar Khel. iii GGMS Begu Khel.	 8.940 (M) 8.693 (M) 7.470(M)	06/2008 to 06/2013

	iv.GGMS khoidad Khel.	8.570(M) 33.673	
4.	Improvement & B/Topping of 250 KM roads alongwith (13 No Bridges in Khyber Pakhtunkhwa ADP No 357/80627. i B/topping Road Indusway to village Nar Muhammad Ghazni Khel(01 KM shifted to Ghazni khel to women children Hospital (01KM) ii Kotka Mehmood Baist Khel(1 KM) iii B/topping of road from Badni khel to Zangi khel (2km) iv B/ Topping of road from Dalo khel to abba Khel (1 KM) v B/ Topping of road from Landiwah to wanda shahab Khel (1 KM)	7.800(M) 7.870 (M) 14.025(M) 7.590(M) 6.615(M) 43.900(M)	06/2008 to 06/2013
5.	Repair & Re-habitation of 01 Km road from Nar Bakhmal Ahmad zai to sarfaraz landak ADP No.358/100037.	19.372(M) 22.270(M)	06/2008 to 06/2013
6.	Construction of 20 Union Council in Khyber Pakhtunkhwa (02 No:in District Lakki Marwat)ADP No.864/80016. 1. Shamoni Khattak. 2 Behram Khel.	4.275(M) 4.275(M)	06/2008 to 06/2013

1143 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر آبنوشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا PK-75 لکی مروت میں آبنوشی سکیمیں موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ حلقے کی تمام سکیموں کی تفصیل مثلاً، جگہ کا نام، حالت (چالو/خراب) کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز خراب سکیموں کی وجوہات اور کب تک چالو کی جائیں گی، معلومات فراہم کی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ حلقے کی تمام سکیموں کی تفصیل اس طرح ہے کہ PK-75 میں کل 84 واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جن میں 60 سکیمیں چالو حالت میں ہیں، 7 سکیمیں برائے مرمت بند ہیں اور 17 سکیمیں ٹیوب ویل ناکارہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔ تقریباً ایک مہینے میں قابل مرمت سکیمیں چالو کی جائیں گی۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

1144 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر آبنوشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گاؤں مشا منصور لکی مروت میں آبنوشی کا ٹینک مکمل کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹینک کب مکمل ہوا ہے، اس سے مذکورہ گاؤں کو کب تک پانی فراہم کیا جائے گا، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) گاؤں مشا منصور کا آبنوشی ٹینک 2005 میں مکمل ہوا ہے مگر نوکری تنازعہ کی وجہ سے ٹینک سے پانی کی سپلائی جاری نہ ہو سکی جبکہ لوگوں کو متبادل ٹیوب ویلز سے بذریعہ ڈائریکٹ پمپنگ پانی کی سپلائی جاری ہے۔ تنازعہ ختم ہونے کی صورت میں ٹینک سے پانی کی سپلائی ایک ہفتے میں بحال ہو سکتی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، اسماء گرامی: جناب شکیل احمد خان، سپیشل اسسٹنٹ، 04/03/2014؛ محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، ایم پی اے 04/03/2014؛ جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 04/03/2014؛ جناب خالد خان صاحب، ایم پی اے 04/03/2014؛ جناب اکرام اللہ خان صاحب، ایم پی اے 04/03/2014؛ جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے 04/03/2014۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر مشتاق غنی، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! اس دن یہاں پہ بڑی بحث ہوئی تھی Harassment case کے بارے میں اور نگہت اورکزئی صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں، ہم نے جو اپنی کمیٹی تشکیل دی تھی، اس کی بارہ تاریخ کو ہم نے میٹنگ بلائی ہے اور میں نے نگہت صاحبہ کو لیٹر لکھا، چونکہ آپ

Mover تھیں تو آپ اس میں حاضر ہوں، آئیں اور ہمیں گائیڈ بھی کریں اور جو Proof ہے آپکے پاس، وہ آپ لے کے آئیں۔ یہ آگے سے اس پہ لکھتی ہیں کہ میں اس میں نہیں آؤنگی کیونکہ میں نے کمیٹیوں سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ سر! اتنا ہاؤس کا وقت ضائع کیا گیا ہے، ایک موضوع کے اوپر بحث کی گئی اور میں اس وقت بھی کہہ رہا تھا کہ ابھی بیٹھ کے ہم اس کو Decide کرتے ہیں، اگر Proof ہے تو ہمیں بتا دیا جائے، ہم فوری ایکشن کرتے ہیں۔ پھر کمیٹی بنی، آپ نے کمیٹی بنائی، اب اگر یہ اس میں نہیں آتیں تو اس کمیٹی کے وجود کا کیا فائدہ، پھر ہم کس سے پوچھیں گے؟ اور وہ سارے ممبرز، کوئی نو ممبرز ہیں شاید اس کمیٹی کے، تو جب یہ خود ہی اس میں Absent ہونگی اور خود لکھ کے دے رہی ہیں کہ میں نہیں آؤنگی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ وہ سپیشل کمیٹی جو ان کی ریکویسٹ پہ بنی تھی، اسکی بات کر رہے ہیں؟

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیشل کمیٹی؟

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، سپیشل کمیٹی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، وہ کہتے ہیں نا کہ: بدلنا ہے تو مے بدلو نظام مے کشی بدلو
و گرنہ ساغر و مینہ بدل جانے سے کیا ہوگا

جناب سپیکر صاحب! آنریبل منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے تو اس میں میں نے As a protest، میں نے تو اس دن کھل کے بات نہیں کی تھی لیکن آج میں آپ کے توسط سے جناب مشتاق غنی صاحب کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے یہ As a protest تمام کمیٹیوں سے استعفیٰ دیا تھا کیونکہ اگر آپ دیکھیں تو یہاں پہ جناب سپیکر! ایک تحریک استحقاق بھی آپ کے پاس آرہی ہے، شاید وہ آپ پتہ نہیں اس کو ایڈمٹ کریں یا نہ کریں لیکن چلیں اچھا ہے مجھے اسی حوالے سے بات کرنے کا موقع مل گیا۔ جناب سپیکر صاحب! آرٹیکل کی میں نے آپ سے تشریح کروائی اس دن، آرٹیکل 25 کے تحت کلاز ون، کلاز ٹو، آرٹیکل 34، آرٹیکل 36،

جناب سپیکر صاحب! اسکے باوجود یہاں پر پچیس لوگوں کی Violation ہوئی اور ان پچیس لوگوں میں میں بھی شامل ہوں کہ جب ہمارے ایک منسٹر صاحب اٹھ کے یہ کہتے ہیں کہ میں نے ہر Constituency کو ایک ایک کروڑ روپیہ دے دیا، اس پہ میں نے واک آؤٹ بھی کیا لیکن جناب سپیکر صاحب! یہ کیسی اسمبلی ہے کہ جس میں نہ منسٹر صاحب مجھ سے بات کرتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! جس کرسی پہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ہماری غیر جانبدارانہ کرسی ہے لیکن جب ووٹنگ ہوتی ہے تو آپ کو 63 ووٹ لینے ہوتے ہیں جس میں کہ عورتوں کا بھی ووٹ ایک ہی Count ہوتا ہے، وہ کوئی دو ووٹ Count نہیں ہوتے ہیں کہ دو عورتیں صرف ایک ووٹ دے سکیں گی۔ اسی طرح قائد ایوان جو ہیں، ان کو بھی جب 63 ووٹ ملتے ہیں تو وہ بھی دو عورتوں کا ووٹ ایک ووٹ Count نہیں ہوتا ہے، وہ ایک ہی ووٹ Count ہوتا ہے، جناب سپیکر! پی اے سی کی کمیٹی میں کسی عورت کو نمائندگی نہیں دی گئی، جناب سپیکر صاحب! کسی بھی Important committee میں کسی بھی خواتین کو، میں اپنا نہیں کہہ رہی ہوں لیکن یہاں پہ جو Violations ہوئی ہیں Experience کی، اور یہاں پہ جو Violations، ہم نے سپیکر کو اختیار دے دیا تھا اور ہم نے کہا تھا سپیکر صاحب دیکھیں گے کہ بھئی کتنا زیادہ کون اس ہاؤس میں بہتر کارکردگی کر سکتا ہے؟ جناب سپیکر، انہی اسمبلی ممبران کی گائیڈ لائن سے حکومت کو گائیڈ لائن ملتی ہے اور وہ اس پہ پھر چل کے اپنی کارکردگی کو بہتر بنا سکتی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! جب ہمیں Recognize ہی نہیں کیا جاتا As a parliamentarian، جب ہمیں As a politicians recognize نہیں کیا جاتا تو میں یونیورسٹی کا مسئلہ کیوں چھیڑوں؟ پشاور یونیورسٹی جس کی Constituency میں آتی ہے، وہ Probe کرے، میں کیوں کروں؟ میں نے تو اس وقت اٹھایا تھا جب آپ کی رولنگ نہیں آئی تھی (مداخلت) میری پہلے پوری بات سن لیں۔ جناب سپیکر! میں نے کیوں کہا، مجھے انگلش نہیں آتی ہے، میں نے آپ سے پڑھوایا ہے اور یہ رولنگ ہے آپ کی، اور اس رولنگ کے تحت، آپ کی رولنگ جو ہے، یہ چیئر ہے جس قائد اعظم نے پاکستان بنایا ہے، اس کی تصویر کے نیچے آپ بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ اگر یہ پاکستان نہ ہوتا، آپ اس کرسی پہ نہ ہوتے، قائد ایوان نہ ہوتا، لیڈر آف دی اپوزیشن نہ ہوتا، پارلیمانی لیڈرز نہ ہوتے، ہم سب لوگ یہاں پہ نہ ہوتے۔ تو جناب سپیکر! (مداخلت) میری پہلے بات سن لیں، میں اس پہ Explanation

دے رہی ہوں، اب وہ جس کو میں نے Raise کیا نا، میرے پاس Proofs ہیں، دیکھیں میں کسی کا استحقاق مجروح نہیں کرنا چاہتی، میرے پاس جو وہ Proofs ہیں، وہ میں نے بہت ذمہ دار یہاں پہ اسی ہاؤس کا منسٹر ہے، اسکو میں نے SMS کر دیئے ہوئے ہیں، اب اگر وہ منسٹر آپکے پاس شیئر نہیں کرتا جناب سپیکر صاحب، تو میں کیا کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر مشتاق غنی صاحب! میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ آپ میٹنگ کریں، اگر کوئی Proof نہیں ہے تو اسکو، جی۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میں صرف یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ جو گفتگو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میں اسی بات پہ، آپ لوگوں کی اسی بات پہ آپ کی مخالفت کرتی ہوں، میں واک آؤٹ کرتی ہوں کہ ہمیں اس ایوان کا حصہ نہیں سمجھا جاتا، ہم سے Discrimination کی جاتی ہے، میں اس بات پر واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلے پر خاتون رکن اسمبلی واک آؤٹ کر گئیں)

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جو گفتگو نگہت بی بی نے کی ہے، اس کا اس سرچ کمیٹی سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے، یہ صرف ایوان کا وقت ضائع ہو رہا ہے اور یہ سرچ کمیٹی جب بنی تھی، اس وقت بھی یہ ایشو اپنی جگہ پہ تھا، انہی کے کہنے پہ بنی ہے، انہوں نے Stress کیا اور تمام اپوزیشن نے Stress کیا اور یہ کمیٹی بن گئی۔ میں سمجھتا ہوں، یہ اچھا رویہ نہیں ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں اور پھر کوئی اور جواز رکھ کے اس کمیٹی میں آنے سے معذرت کا اظہار کر دیں۔ تو As a mover تو انکی Responsibility بنتی ہے Because she was a mover of that resolution, that adjourn motion, so ان کو تو اس میں آ کے وہ Proof دینا چاہیئے ورنہ یہ تو میرے خیال میں بڑی سبکی ہے، اس کمیٹی کی بھی اور کمیٹی کو کون آ کے حقائق بتائے گا؟ انہوں نے بتایا، انہوں نے کہا کہ میرے موبائل میں چیزیں ہیں، ان کے پاس Proofs ہیں تو وہ Proofs کمیٹی کے سامنے رکھ دیں جس میں اور بھی ہماری بہنیں آپ لوگ ممبرز ہیں، تو ہم کیسے Probe کرینگے کہ یہ واقعہ ہوا؟ اور اگر نہیں ہوا تو پھر ایوان کا وقت کیوں ضائع کیا گیا جناب سپیکر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ مسٹر شاہ فرمان پلیز، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس ہاؤس میں Different issues کے اوپر کہیں اپوزیشن اور گونمنٹ کا اتفاق ہوتا ہے، کہیں نہیں ہوتا، یہ ضروری نہیں ہے کہ سارے ایشوز کے اوپر سارے متفق ہوں لیکن ہر ایشو کو Separate رکھتے ہیں، آپ ایک ایشو کی وجہ سے جناب سپیکر، دوسرے ایشوز کے ساتھ اپنے آپ کو De-link نہیں کر سکتے، لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو نکتہ اٹھایا تھا نگہت اور کزئی صاحبہ نے جو Harassment کے حوالے سے بہت Important تھا، وہ بہت اہم تھا اور ہے، اور میں نے خود اسکے اوپر انکی حمایت کی تھی، کوئی بھی ایشوز ہوں، کسی دوسرے ایشو کے اوپر وہ Agree نہ کریں، کسی تیسرے ایشو کے اوپر Agree کریں، چوتھے کے اوپر وہ Agree نہ کریں لیکن اگر ایک ایشو کے ساتھ آپ Agree کرتی ہیں تو اس کا آپ ساتھ دیں، جہاں آپ Agree نہیں کرتیں اس کے اوپر آپ Protest کریں تو اسکو آپ Separate رکھیں، یہ ایک میری درخواست ہوگی جناب سپیکر۔ دوسری بات کہ جو انہوں نے بات کی فنڈز کے حوالے سے، دیکھیں یہ جو پیسہ ہے یا جو Water supply schemes ہیں یا Sanitations ہیں، یہ اسکی Territorial division ہوتی ہے کہ یہ ہر Territory کو پہنچ جائیں، ہر ڈسٹرکٹ کو پہنچ جائیں، تو Constituencies کو جب ہم Consider کرتے ہیں تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو Elected لوگ ہیں، Constituency پوری Territory کو Cover کرتی ہے اس صوبے کی، لیکن اب جیسے ایک ایشو خواتین کی Importance، جیسے ایک ایشو بہت اہم ایشو نگہت اور کزئی صاحبہ نے جناب سپیکر! اٹھایا، یہ Harassment کے حوالے سے، میں سمجھتا ہوں کہ شاید ہی کوئی مرد اس کو اس طرح Pointout کر سکتا یا اس طرح اس کے اوپر بات کر سکتا، اس کو اسی طرح سامنے لا سکتا، تو ہر بندے کی اپنی Importance ہے، اس ایوان کے اندر اگر کوئی ایکسپرٹ ہے، اگر کوئی Specialties ہیں تو ان سے بھی ایوان، یہ گورنمنٹ اور اپوزیشن مل کے فائدہ اٹھاتے ہیں جس جس کی جو Specialty ہے، اگر گورنمنٹ کے پاس ایکسپرٹس ہیں تو وہ ایکسپرٹس کو اس کے لحاظ سے وہ Responsibility دی جاتی ہے، منسٹری دی جاتی ہے کہ یہ منسٹری Mr. So & so کے پاس اس لئے ہونی چاہیئے کہ یہ اس کا ایکسپرٹ ہے، تو Functional specialization الگ ہے، اس میں

کوئی Equality اور Inequality کی بات نہیں ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے گورنمنٹ میں جو بیٹھی خواتین ہیں، ان سے یہ کہا ہے کہ آپ سوشل ورکس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اپنے آپ کو Attach کریں اور بہتر ہے کہ آپکو جتنا بھی فنڈ چاہیئے، اور میں سی ایم صاحب سے بات بھی کرلونگا کہ وہ اپوزیشن کی جو خواتین ہیں، انکا بھی وہ کرلیں لیکن وہ زیادہ تر خواتین Specific issues کو اٹھا بھی سکتی ہیں اور وہ حل بھی کرا سکتی ہیں اور انکی Help بھی کرسکتی ہیں۔ جو کام خواتین Specific ہے، وہ جس طرح خواتین کرسکتی ہیں، وہ مرد نہیں کرسکتے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ مرد Inferior ہے لیکن ہر بندے کی اپنی Specialty ہے، اپنی Job ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح اگر نگہت صاحبہ یہ سمجھتی ہیں، یہ بالکل غلط ہے، ہماری گورنمنٹ کی جو خواتین بیٹھی ہیں، اس کے اوپر چیف منسٹر سے بات ہوسکتی ہے، فنڈز کے حوالے سے بات ہوسکتی ہے، خواتین کیلئے فنڈز بالکل ہوسکتے ہیں لیکن ان کی Direction اس سمت میں ہو کہ جہاں پر خواتین اچھی طرح پرفارم کرسکتی ہوں، خواتین کے مسائل حل کرسکتی ہوں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ Discrimination نہیں ہے، Functional specialization ہے، جو بندہ جس کیلئے Suitable ہے، اس سے وہ کام لیا جائے، اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی Inferior ہے، کوئی Superior ہے، کسی کو Ignore کیا جارہا ہے، اس نیت سے کوئی کام نہیں ہورہا جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مسٹر سلیم خان، سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے ٹائم دیا۔ سر، Rule 240 کے تحت Rule 124 کو Relax کرکے ضروری قرارداد مجھے پیش کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ یہ پورے اس ہاؤس کے ممبران کے مفاد میں ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ کونسی قرارداد ہے، ہمیں تو پتہ بھی نہیں ہے جی، آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ رابطہ بھی نہیں کیا، نہ قرارداد کا پتہ ہے، کونسی ہے؟

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سلیم خان: سر، یہ پورے صوبے کا مفاد شامل ہے سر، پورے ممبران کا، سب کا اس میں وہ ہے جی، تو Kindly اگر آپ اس کو اجازت دے دیں، ہاں سر، اور صرف۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اتنی ریکویسٹ کرتا ہوں سلیم خان صاحب! ان شاءاللہ آپکو ٹائم دیتے ہیں، پہلے ایجنڈے کو Dispose of کرتے ہیں، اس کے بعد ان شاءاللہ کر لیتے ہیں۔

جناب سلیم خان: ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے سر، شکریہ۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، آپ تشریف رکھیں تھوڑا جی، ایجنڈے پہ آئیں جی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر، ہماری بات ہو رہی ہے، ہمیں جواب تو دینا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب چھ سات لوگ کھڑے ہیں، میں کس کو ٹائم دوں؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے، آپ۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: مجھے موقع دیں، مجھے موقع دیں کہ میں بات کروں، ہماری ایک Important Member نے احتجاجاً واک آؤٹ کیا ہے، مجھے ذرا بات کرنے دیں، مجھے موقع دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ انیسہ زیب صاحبہ! آپ کہیں، کہیں جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر، ہماری ایک معزز ممبر ہیں، نگہت اورکزئی صاحبہ، وہ اس وقت میرا خیال ہے احتجاجاً واک آوٹ کر گئی ہیں۔ حکومتی بنچز کی ہمیشہ سے روایت ہے کہ یہ چیئر جو ہے، نوٹس لیتی ہے اور کسی حکومتی ارکان کو بھیجتی ہے انکو واپس لانے کیلئے، یہاں پہ تو بالکل ہی میرا خیال ہے آپ نے اس چیز کو بہت ہی Lightly لے لیا۔ دوسرا، ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عارف یوسف! عارف یوسف اور اشتیاق ارمڑ صاحب! آپ لوگ مہربانی کریں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اچھا، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے اگر اجازت دیں، جو نکتہ نگہت اورکزئی صاحبہ نے اٹھایا، مشتاق غنی صاحب نے اس کے بارے میں Clarification دی۔۔۔۔۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر! میں انکی بات کا جواب دوں، یہ تو۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: آپ ایک منٹ، جناب سپیکر! پلیز مجھے Allow کریں اور شاہ فرمان صاحب As usual ہمیشہ، Out of Nowhere, out of bloom he comes for the rescue of the government، آپ مجھے اگر اجازت دیں، Janab Speaker! I need your attention

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر اشتیاق ارمڑ اینڈ عارف! آپ پلیز۔ تھینک یو، میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: نہیں سر، میری بات سن لیں، میں تو بولی ہی نہیں، آپ میری بات سن لیں، میں نے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میں آپ سے بات کر رہی ہوں، مجھے Allow کریں، بہت Important بات ہے، اسی سے Related ہے اور یہ کام آئے گی۔ جو کمیٹی جناب مشتاق غنی صاحب کی سربراہی میں نگہت اورکزئی صاحبہ کے نکتے پر بنائی گئی تھی، اس کمیٹی کو، اس وقت ان کا یہ کہنا ہے، باوجود اپنی اور Reasons کے جس میں یہ Reason بھی شامل ہے کہ جس دن ہاؤس میں زکواۃ اور عشر کمیٹیوں کے متعلق آخری سٹیج پہ، یعنی بالکل جب حبیب الرحمٰن صاحب نے Sum up کر دیا، اچانک شاہ فرمان صاحب اٹھے اور انہوں نے بغیر کسی اس کے، ان کا ٹھیک ہے حق ہے، رولز میں ان کو یہ ملا ہے، انہوں نے بیٹھے بٹھائے ایک اناؤنسمنٹ کر دی کہ تمام حلقوں کیلئے میں ایک ایک کروڑ، اس پر بھی انہوں نے واک آؤٹ کیا اور وہی Continuation ہے۔ آج وہ کہتے ہیں کہ فنڈز Territorial distribution formula کے تحت ہوتے ہیں، گورنمنٹ کے پاس اگر ایکسپرٹس ہیں، اگر ایکسپرٹس ہیں تو وہ اس چیز کو دیکھیں گے اور ایک مرتبہ پھر یہ ہاؤس میں گورنمنٹ کی ایشورنس کمیٹی ہے، اس کو نوٹس لینا چاہیئے۔ ایک مرتبہ پھر وہ کہتے ہیں کہ میں سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ اس پر ہمدردانہ غور کریں، بات یہ ہے کہ یہ گورنمنٹ پالیسی کے تحت ہو رہا ہے، یہ گورنمنٹ پالیسی ان کے ہاتھ میں ہے، اب Minister is Incharge of the government policy۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر خاتون رکن اسمبلی واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں)

(تالیاں)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جہاں تک تعلق ہے، میں شکریہ ادا کرتی ہوں، نگہت اور کزئی صاحبہ آگئی ہیں، ان سے میری ریکویسٹ ہے کہ یہ جو کمیٹی ان کی تحریک پر بنی تھی، یونیورسٹی کے معاملات، اس میں She is there as complainant, she can notget out of there،اب کمیٹی کو ان کو اپنےPoints of viewدینے چاہیئں، کمیٹی کا اجلاس ہو اور میری ان سے ریکویسٹ ہے کہ وہ اس کمیٹی سے، وہ سیلیکٹ کمیٹی ہے، سپیشل کمیٹی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی نہیں ہے، اس میں سے وہ بالکل قطعاً Resignنہ کریں اور جہاں تک تعلق ہے شاہ فرمان صاحب کا، یہ گورنمنٹ پالیسی ان کے پاس ہے، یہ پالیسی کو چینج کریں، اگرTerritorial Distribution Formulaہے تو میرے سامنے انہوں نے ابھی اس دن کہا کہ میں نے اپنے پارلیمانی سیکرٹری کے ڈسپوزل پر16 کروڑ روپے اس لئے رکھے ہیں کہ وہ خواتین ممبرز کو دیں جن کا چار گنا بڑا حلقہ ہے، تو اس طرح کی یا تو پھر انہوں نے وہ از راہ مذاق کہا، And he thinksجو فی میل ممبرز یا مینارٹیز ہیں، وہ اس ہاؤس میں صرف مذاق کیلئے ہیں تو یہ انتہائی افسوسناک بات ہے، اس پر ہم سب واک آؤٹ کرینگے اور اگر یہ ایشورنس ابھی دیتے ہیں تو جب اس ہاؤس کے مختلف طریقوں سے الیکشنز ہیں، خواتین کےProportional representationکے تحت ہیں، مینارٹیز کے Proportional representationکے تحت ہیں، ہمارے میل کولیگز 99 حلقوں سے ڈائریکٹ الیکٹ ہیں لیکن ہاؤس میں آنے کے بعد سب برابر ہیں اور میں ان کو یاد دہانی کراؤں کہ 88ء کی اسمبلی میں میں یہاں پر ممبر تھیReserved seatپر، اور تمام جتنے بھی ہمارے میل کولیگز تھے، ان کے برابر فنڈز ہمیں ملتے تھے، (تالیاں) ہم پورے صوبے میں لگاتے تھے۔ یہ چینج کیلئے آئے ہیں، یہ چینج کیلئے آئے ہیں لیکن ان کی یہ چینج خواتین کے حوالے سے نیگیٹیو چینج ہے۔ اس کو (تالیاں) پوری دنیا کو پتہ ہونا چاہیئے کہ They are for the positive change in favour of the women، ان کی اپنی خواتین پر میرا دل خفا ہوتا ہے کہ بالکل انہوں نے اپنا دل بند کر کے خاموش بیٹھی ہیں، ان کے ساتھ اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو قانونی قدغن ہے، اس پر وہ پابندیFeelکر رہی ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ منسٹر اتنےCarelesslyاور اتنےCasuallyان چیزوں کوDealکر رہے ہیں، ان کو

آج اس ہاؤس میں اناؤنس کرنا چاہیئے کہ تمام 124 ممبرز کو برابر فنڈ دیا جائیگا اور خواتین اور مینارٹیز اپنے طریقے سے ان کو اپنے صوبے میں لگائیں گے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر، یہ جو زکوۃ کمیٹیز پر بات ہو رہی تھی اور اپوزیشن کا یہ Protest کہ ان کو فنڈز نہیں مل رہے ہیں اور یہ ناانصافی ہے، میں نے اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے، میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ پبلک ہیلتھ سے Constituencies کو ایک ایک، اور اپوزیشن کا ساتھ دیا اور Endorse کیا ایک پوائنٹ کہ اگر ہر ڈیپارٹمنٹ سے پیسے آ جائیں تو یہ بھی Accommodate ہوں۔ اور یہ میرے اوپر Binding بھی نہیں ہے کہ میں یہ اعلان کروں لیکن میں نے اپوزیشن کے ساتھ Agree کیا۔ اگر میں نہ بھی کرتا تو ٹھیک ہے ان کی حق تلفی ہو جاتی لیکن کوئی مجھے Force نہیں کر سکتا لیکن میں چونکہ ایک پوائنٹ کے اوپر ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں، یہ Equal Members ہیں خواتین، استحقاق ہمارا ایک ہے، پریویلیجز ہمارے ایک ہیں، مجھے کہیں ایک جگہ پر بتادیں اور یہ فنڈز ممبران کیلئے مجھے کہیں Constitution کے اندر بتایا جائے کہ ایم پی ایز کے Through فنڈز، چاہے وہ گورنمنٹ کے ہوں، چاہے وہ اپوزیشن کے ہوں لیکن طریقہ کار الگ ہے، سب کو ملنے چاہیئں لیکن مجھے کہیں آئین کے اندر بتایا جائے کہ وہاں پر آئین بتاتا ہو کہ آپ نے ایم پی ایز کو فنڈز دینے ہیں یا ایم پی ایز کے Through آپ نے فنڈز خرچ کرنے ہیں، یہ کوئی لیگل ڈیمانڈ بھی نہیں ہے، یہ کوئی لیگل ڈیمانڈ نہیں ہے لیکن ایک Precedent ہے، عوامی نمائندوں کے Through عوام کا فنڈ خرچ ہونا ایک Precedent ہے۔ اب لوکل باڈیز آ جائیں گی، یہ اختیار ان کو زیادہ چلا جائیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں نے اپوزیشن کا ساتھ دیا اور میں دیتا رہا ہوں کیونکہ یہ عوام کے نمائندے ہیں اور جب یہ آتے ہیں اور اپنے حلقوں میں جاتے ہیں، ان کا اپنا ایک سٹیٹس ہے، ان کا استحقاق ہے، تو میں نے As a gesture یہ کیا کہ باقی ڈیپارٹمنٹس اور چیف منسٹر، اس سے پہلے بھی ڈیڈک کے ایشو کے اوپر میں نے بات کی تھی اپوزیشن کے ساتھ، اور ساری اپوزیشن اس کے اوپر خوش تھی، ہمارے ممبرز ناراض، اور اس میں بھی انیسہ زیب صاحبہ

نے کہا کہ یہ خواتین کے ساتھ زیادتی ہو گئی تھی کہ ان سے ڈیڈک کی چیئر مین شپ لی گئی لیکن پوری اپوزیشن کی کوئی اور ڈیمانڈ ہے، انیسہ زیب صاحبہ کی کوئی اور ڈیمانڈ ہے۔ سب سے پہلے تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر اپوزیشن ایک پوائنٹ کے اوپر متفق ہو تو ہمیں جواب دینے میں بھی آسانی ہو جائیگی اور مسئلے کا حل بھی آسان ہو جائیگا لیکن اگر اپوزیشن کے بعض ممبران ایک بات کریں، دوسری بات کریں، میں پھر سے کہتا ہوں جناب سپیکر، یہ کہیں بھی آئین کے اندر نہیں لکھا ہوا کہ ایم پی ایز کو فنڈ ملے گا لیکن اگر گورنمنٹ کو ملتے ہیں تو اپوزیشن کو بھی ملنا چاہیئے اور میں پھر سے یہ کہتا ہوں کہ اگر استحقاق برابر ہے، پریویلجز برابر ہیں اور یہ ہاؤس سب کو Equally treat کرتا ہے تو اگر کسی کا Functional specialization کے حوالے سے، اب اگر کوئی ایسا کام کرے، کوئی اس ہاؤس کو ایسا کام کرنا پڑے کہ وہ کوئی سخت کام ہو، کوئی مردوں کا کام ہو، کوئی لڑائی جھگڑے کا کام ہو، تو اس کیلئے تو مرد Specialized ہے، میں یہ کہتا ہوں (شور اور قطع کلامیاں) جناب سپیکر، میں اس کو وائنڈ اپ، میں اس کو اس پوائنٹ پر وائنڈ اپ کرتا ہوں، (شور اور قطع کلامیاں) میں اس کو اس پوائنٹ پر وائنڈ اپ کرتا ہوں کہ میرے اوپر جناب سپیکر! کسی کا نہیں ہے، میں (شور اور قطع کلامیاں) بالکل بھی اس کے اوپر مجبور نہیں ہوں (شور اور قطع کلامیاں) جناب سپیکر، یہ میری Discretion ہے، یہ میں کھلم کھلا کہتا ہوں کہ یہ میری Discretion ہے، میری Discretion ہے اور میں جس کو چاہوں اپنا فنڈ دے دوں اور جس کو نہ چاہوں اس کو فنڈ نہ دوں۔ میں کوئی کمٹمنٹ کرنے کو تیار نہیں ہوں سپیکر صاحب!

(تالیاں اور شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت تیزی سے ایجنڈے پر کام ہو رہا تھا، افسوس ہے کہ ایجنڈے سے ہٹ کر ہم کہاں چلے گئے۔ (شور) جی سردار حسین بابک، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں اپنے سارے کولیگز سے بھی ریکویسٹ کرونگا، سارے کولیگز سے میں ریکویسٹ کرونگا کہ مجھے دو منٹ بات کرنے دیں، Kindly دو منٹ، دو منٹ مجھے بات کرنے دیں۔ سپیکر صاحب، آپ سامنے دیکھ رہے ہیں، نگہت بی بی نے اس دن بھی واک آؤٹ کیا تھا اور آج بھی دو دفعہ اس نے واک آؤٹ کیا، منسٹر صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ ایک تو

ڈیڈک کا جو مسئلہ تھا، انتہائی خوش اسلوبی سے منسٹر انفار میشن نے ذاتی دلچسپی لی اور وہ جو مسئلہ تھا، وہ حل ہو گیا، اپوزیشن کا ایک جوائنٹ مطالبہ تھا اور ہمیں امید ہے ان شاءاللہ کہ جس طرح زکوۃ کمیٹیوں کی بات ہوئی ہے یا باقی ایشوز پر اپوزیشن کی طرف سے جتنے بھی تحفظات آئے ہیں، مجھے امید ہے ان شاءاللہ کہ وہ جتنا کر سکیں، ان کو کرنا چاہیئے اور یہ جو اسمبلی کا ماحول ہے، اس کو بڑا خوشگوار اور بڑا دوستانہ ہونا چاہیئے۔ یہ جو مسئلہ ہے، میں جو Smell کر رہا ہوں سپیکر صاحب! اس کو اس طرح نہیں ہونا چاہیئے، جو ہمارے ممبر زہیں، فیمیل ہیں، میل ہیں، ہم سارے ممبر زہیں اور اگر دیکھا جائے تو میرے خیال میں ہم جو ڈائریکٹ لوگ الیکٹ ہو کر آتے ہیں، دس ہزار ووٹ لیکر آتے ہیں، پندرہ ہزار ووٹ لیکر آتے ہیں، تیس ہزار ووٹ لیکر آتے ہیں اور جب ہم Count کرتے ہیں، میں نہ ٹریژری بنچز کی بات کرونگا اور نہ اپوزیشن بنچز کی بات کرونگا، میں ساری فیمیل کی بات کرونگا۔ مینارٹی جو ہمارے دوست ہیں، ان کو اگر ہم Calculate کر لیں تو 50 ہزار 60 ہزار ووٹ سے بن کر یہ لوگ الیکٹ ہو جاتے ہیں اور جس طرح شاہ فرمان صاحب نے بتایا، اس میں کوئی شک نہیں کہ آئین میں نہیں لکھا ہوا ہے کہ ایم پی ایز کو ہم سکیمز دینگے یا فنڈز دینگے لیکن چونکہ ایک Precedent ہے، ایک روایت چلی آرہی ہے اور ان لوگوں کو کافی محسوس ہوا ہے سیریس، اور سپیکر صاحب! میں یہ بھی بتاؤں کہ یہ جو ادھر کی خواتین اٹھ رہی ہیں، اس طرف کی حمایت ان لوگوں کو حاصل ہے، کم از کم میں یہ بتاؤں (تالیاں) اور یہ اچھی بات ہے، یہ اچھی بات ہے سپیکر صاحب، میری تو حکومت سے یہی ریکویسٹ ہو گی کہ Suppose شاہ فرمان صاحب نے اعلان کیا ہے کہ پبلک ہیلتھ کی ایک سکیم ہر ایک ایم پی اے کو ملے گی، سکیمز اگر نہ ہوں تو مردوں کے برابر جو فنڈز ہیں تو ویمن ڈیویلپمنٹ سکلز ہوتے ہیں یا دوسرے سنٹرز ہوتے ہیں یا ڈیویلپمنٹ کے فنڈز ہوتے ہیں، جس طرح بھی ہو سکے ہم یہی کہیں گے کہ ایک تو فنڈز کی جو بات ہے، اس کو جس طرح بھی ہو، تاکہ ان لوگوں نے جو محسوس کیا ہے، وہ آئندہ اس طرح محسوس نہ کریں۔ دوسری بات، ان لوگوں کو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ ہم مرد جو ہیں، وہ ڈائریکٹ الیکٹڈ ہیں اور یہ فیمیلز جو ہیں، وہ 'ان ڈائریکٹ' الیکٹڈ ہیں، کم از کم کمیٹیوں میں یا جس طرح سے آپ نے بات کی ماشاءاللہ انیسہ زیب صاحبہ ہیں، نگہت بی بی ہیں، ساری خواتین اس طرف سے بھی، ساری Specialized ہیں، Educated ہیں، Qualified ہیں، Experienced بھی ہیں، تو میری یہی

تجویز ہوگی کہ شاہ فرمان صاحب اب Discretion کو اس طرح Discriminately استعمال نہ کریں اور سارے ہاؤس کو ایک آنکھ سے میرے خیال میں وہ مرد اور خواتین سب کو دیکھیں تو میرے خیال میں ذرا آسانی رہے گی اور یہ سپیکر صاحب! آپ سے بھی ریکویسٹ ہوگی کہ آپ بھی حکومتی لیول پر اگر کچھ کر سکیں تو میرے خیال میں آپ کو بھی کرنا چاہیئے۔ تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی قلندر لودھی صاحب، پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک): جناب سپیکر، میں مشکور ہوں، آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب سپیکر، بات کدھر سے شروع ہوتی ہے اور کہاں پہنچ جاتی ہے، اس میں آپ بہت Mix up کر لیتے ہیں ساری چیزوں کو۔ مشتاق غنی صاحب کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے ایک بڑی اچھی بات کی تھی کہ ہماری بہن نے اس دن ایک بات اٹھائی جبکہ ہم جرگے کے طور پر اس کے پاس گئے تھے کہ اسے ہاؤس میں نہ لائیں تاکہ جس نے نہیں سنا، وہ نہ ہی سنے اور اس کیلئے ایک کمیٹی بناتے ہیں اور اگر کوئی آدمی Guilty پایا گیا، اس پر سخت سے سخت گورنمنٹ کی طرف سے ایکشن لیں گے، اس کو آپ ڈیبیٹ نہ بنائیں۔ وہ ڈیبیٹ بنایا گیا، اس کے بعد وہ ٹی وی چینلز پر بھی چلا اور کیسے کیسے اس پر وہ گانے لگے، کیا کچھ ہوا، کتنی ہماری عزت ہوئی ملک کی، کتنی ہماری عزت ہوئی صوبے کی؟ اس کے بعد کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس غلطی کو پکڑنے کیلئے، اس کو ختم کرنے کیلئے یہ جو Mover ہے، وہ سپیشل کمیٹی میں ہے یا سلیکٹ کمیٹی میں، وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس نہیں ہے، اسے جانا چاہیئے، اسے Prove کرنا چاہیئے، اسے بالکل Prove کریں تاکہ کسی کو سزا دی جائے۔ اگر یہاں گپ شپ کیلئے آپ بات شروع کر دیں تو یہ ہم اپنے ساتھ اور اپنی آخرت کیلئے بھی بہت کچھ زیادتی کر رہے ہیں، اپنے ساتھ ظلم کر رہے ہیں، یہ سیاست نہیں ہے، ہم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک کو اپنی ذمہ داری کا جواب دینا ہے۔ میرے بھائی نے بات کی، منسٹر صاحب، سابق منسٹر صاحب نے کہ میری بہنیں ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ان کی بڑی عزت بھی ہو اور ہم عزت کرتے ہیں ان شاءاللہ اور انہیں سب کچھ کہتے ہیں لیکن پچھلے ان کے دور میں میری سب بہنوں کا فنڈ جمع ہو جاتا تھا مرحوم بشیر بلور صاحب کے پاس، کسی فی میل کو فنڈ نہیں دیا، یہ ان کی گورنمنٹ میں تھا، سب کو وہ خود Divide کرتے تھے، اپنے حلقوں میں لگاتے تھے، ہم چاہتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ دیگی، ان شاءاللہ سب کو دینگے۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ پانچ

سال پہلے کچھ اور سوچ ہوتی ہے بھائیوں کی، پانچ سال بعد ادھر آنے سے سوچ بدل جاتی ہے، ادھر جانے سے پھر سوچ بدل جاتی ہے، یہ جو بات ہے، ہم ترقیاتی پیکج بھی چاہتے ہیں کہ سب کو ملے اور سب کی عزت ہو لیکن جو ایک طریقہ چلا آرہا ہے، جے یو آئی کی گورنمنٹ تھی، انہوں نے بھی جمع کیا، میں 2002 سے ان کے ساتھ تھا، انہوں نے بھی جمع کیا، انہوں نے بھی نہیں دیا، اس وقت بھی نگہت صاحبہ کرتی رہیں، اس وقت ہم اپوزیشن میں تھے اور ابھی بھی نہیں ملا لیکن آج کی بات ہے کہ آج یہ صاحب کہتے ہیں کہ اب جو چیز ہے، جسکی جتنی غلطی ہے، اتنی اس کو سمجھ لیں، یہ نہیں ہے، یہ کوئی کسی کی اجارہ داری نہیں ہے، یہ کسی کی جاگیر نہیں ہے کہ جو چاہے وہ کرے۔ جناب سپیکر! ہم یہ نہیں مانیں گے، اب یہ کونسی بات ہے کہ * + کریں ہمارے مذہب کو بھی + کریں، ہمارے صوبے کو بھی + کریں، ہماری گورنمنٹ کو بھی، وہ چیز جو گھر کی چیز ہے جس کو بعد میں لانا چاہیے، اس کو بھی لے آئیں اور ڈیبیٹ کریں اور اپنی خبریں لگائیں اور اس کے بعد جب سنجیدہ بات آجائے، اس وقت یہ اس کمیٹی میں نہ بیٹھیں، اجلاس میں، جناب سپیکر! یہ سب کیلئے بری بات ہے، یہ کسی کیلئے اچھی نہیں ہے، یہ نہیں ہے کہ شور و غوغا سے، یہ کونسا فورم ہے؟ یہ بڑا آگسٹ فورم ہے، اس میں عزت کے ساتھ بیٹھنا ہے، عزت کے ساتھ بات کرنی ہے، یہ تو نہیں کہ روزانہ کے ایشو کو پکڑ کے بیٹھ جائیں، بات کوئی ہوتی ہے اور اس کو کہاں سے کہاں پہنچادیتے ہیں، یہ کونسی بات ہے جناب سپیکر؟ آپ ایسے موقع دے دیتے ہیں پوائنٹ آف آرڈر پر اور سب کا ہی ایسا کرتے ہیں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: لودھی صاحب! آپ، لودھی صاحب! قلندر لودھی صاحب! آپ تشریف رکھیں جی، تھینک یو۔

---

* +++ بحکم سپیکر حذف کئے گئے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Mr. Shah Faisal Khan, to please move his privilege motion. Mr. Shah Faisal Khan.

جناب شاہ فیصل خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ایس ایچ او عظمت بنگش جو کہ ضلع ہنگو کا ہے، جو بھتہ خوری، ٹارگٹ کلرز اور اشتہاری ملزموں کی سرپرستی کر رہا ہے، میں نے کئی بار ٹیلیفون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار وہ اپنا ٹیلیفون ڈرائیور کو دیتا ہے اور میرے ساتھ بات نہیں کر رہا اور نہ واپسی پر فون کرتا ہے جو کہ میری بے عزتی کے مترادف ہے۔ یہی طریقہ کار ڈی پی او ہنگو نے بھی اپنایا ہوا ہے اور بار بار رابطہ کرنے کی کوشش کرنے کے باوجود ہر بار میرا ٹیلیفون کاٹتا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اسے استحقاق کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

یہ پریولیج موشن ہے، سوری ریزولیوشن نہیں ہے۔

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. Item No. 5, General Discussion on Loadshedding: Mohtarama Amna Sardar, Sardar Hussain Babak, please. Jaffar Hussain Shah, Gohar Shah, Ahmad Bahadar Sahib. The sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 05 مارچ 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)